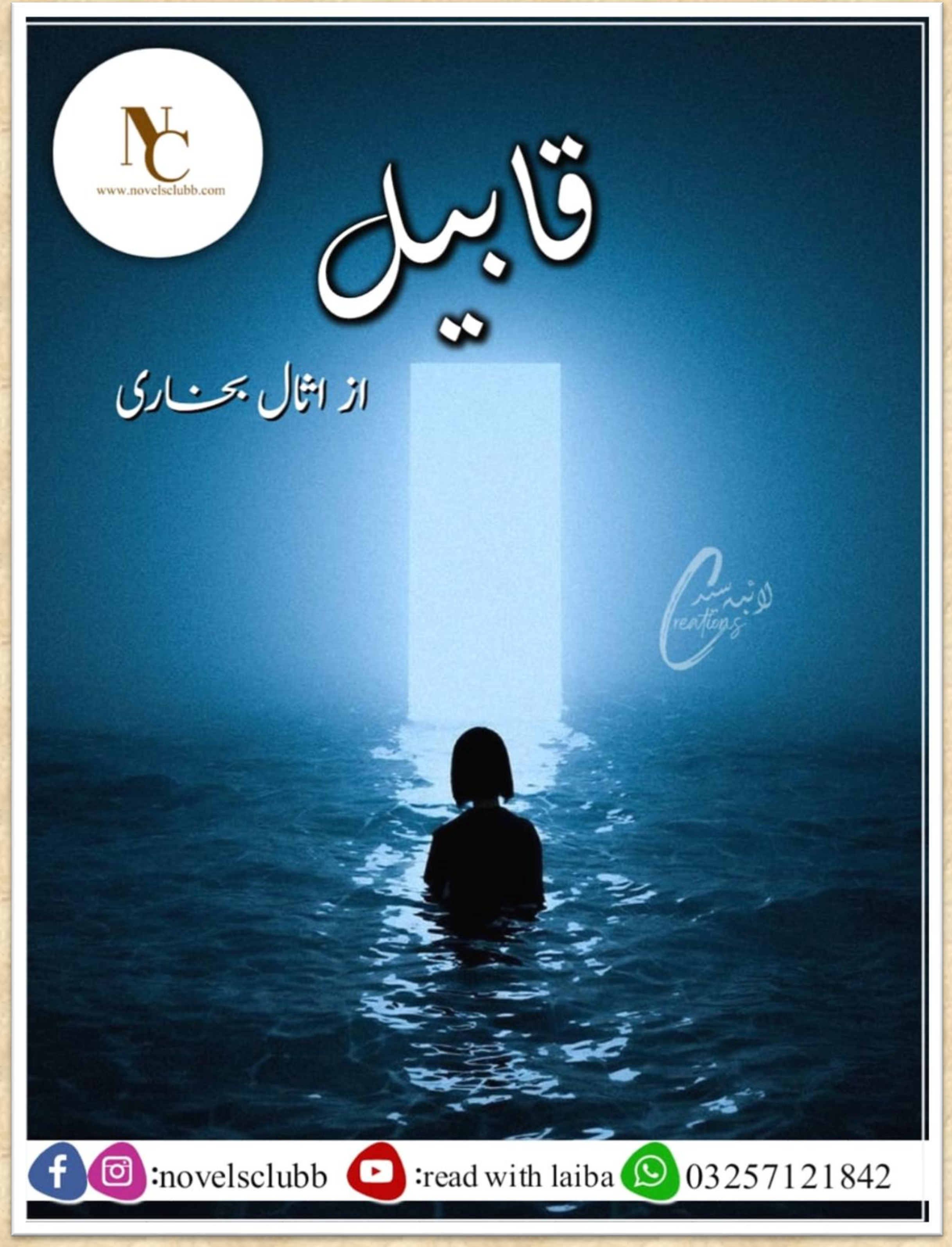
NC
www.novelsclubb.com
قابیل
از اثال بخاری
Creations
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

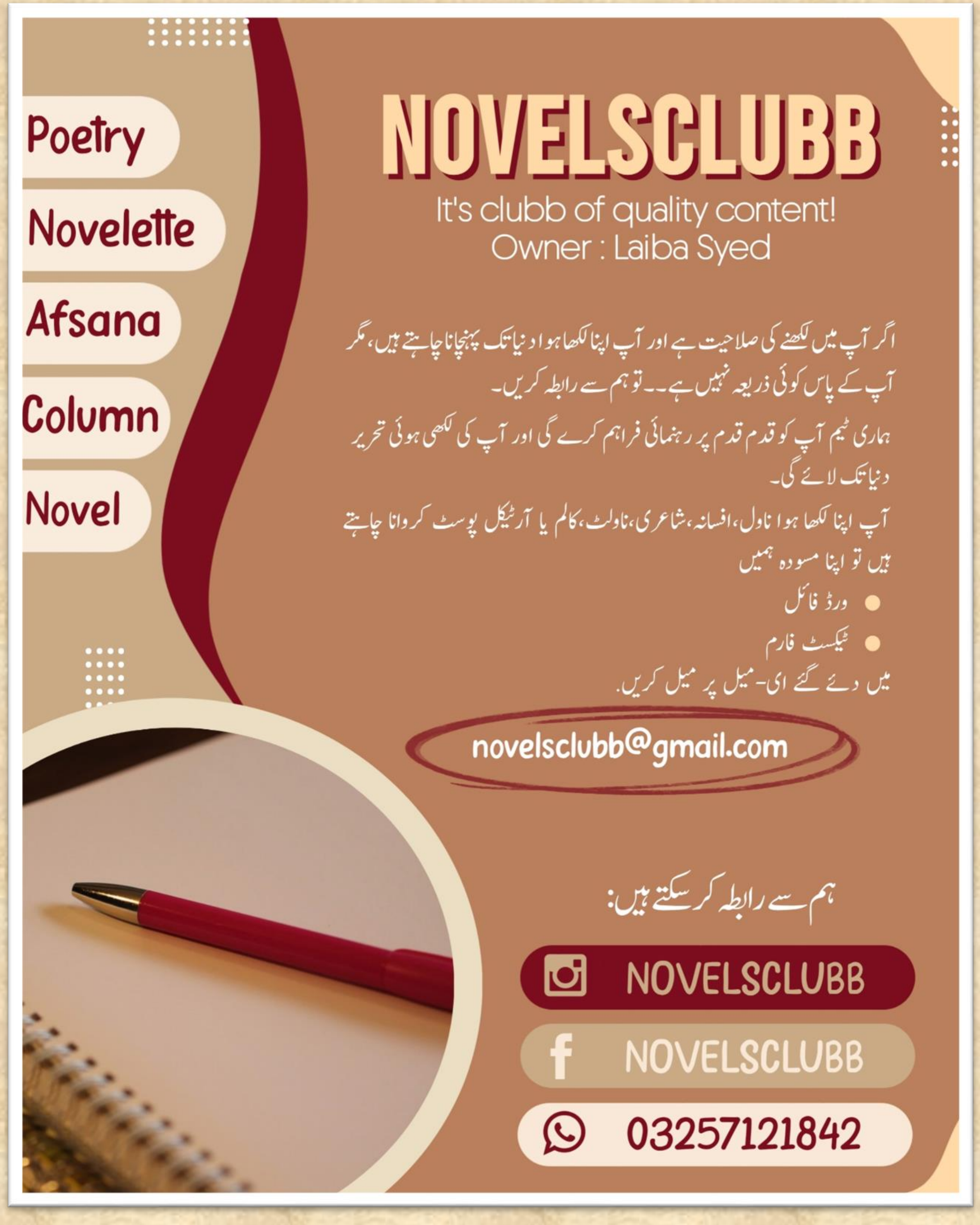
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قابیل

از قلم

اثال بخاری

ناول " قابیل " کے تمام جملہ حق لکھاری "اثال بخاری " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب "کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قابیل از قلم اثال بخاری

تیسری قسط

وہ راہداری میں بھاگ رہا تھا، جلتی ہوئی راہداری میں۔ لکڑی کا بنا وہ کاٹیج نما گھر آگ میں جھلس رہا تھا۔ اس نے رک کر ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔ آگ کے شعلے اسے بے اختیار اپنی لپیٹ میں لینے کے لیے آگے بڑھے۔ وہ پیچھے ہوا تو اسکا پیر پھسلا۔

Clubb of Quality Content

اور اسکا سر ایک لکڑی کے ٹکڑا اسے جا لگا۔

اسے اپنے سر پہ نمی محسوس ہوئی، اپنے ماتھے کو چھوا تو اسے درد ہوا۔ اس کے ہاتھ پہ کچھ لگا تھا۔ وہ کیا تھا؟ سرخ رنگ کا؟ یا اسکی رنگت آگ کی وجہ سے سرخ نظر آ رہی تھی؟

اسکے پیر کے قریب آگ پہنچی تو وہ بے اختیار کھڑا ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ اس دروازے کے آگے کھڑا تھا۔ یہی ایک دروازہ تھا جو ابھی تک آگ سے محفوظ تھا۔ اس نے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ کن انکھیوں سے اسے کوئی نظر آیا۔ اسنے اپنی گردن موڑی۔

وہ اسکے سامنے تھا، جلتا ہوا وجود۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے جو جل رہا ہے۔

دکھ، تکلیف، صدمہ، وحشت کیا نہیں تھا جو اسنے اس لمحے محسوس نہ کیا؟ لیکن ان احساسات کو نام دینے کے لیے وہ بہت چھوٹا تھا۔

اسے اپنے سینے میں تکلیف محسوس ہوئی۔ اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ اسنے آنکھیں جھپکائیں منظر دھندلا ہوا۔ اس نے پھر آنکھیں جھپکائیں۔

وہ جلتا ہوا وجود اسکی طرف بڑھا۔

وہ پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ آگے بڑھا۔ اسکے قدم جلتے ہوئے وجود کی طرف اٹھ رہے تھے۔ اسکی آنکھوں کے آگے پھر سے دھواں آیا تو اس نے سہارے کے لیے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

"بابا!!" لیکن اسکا ہاتھ نہیں تھاما گیا۔ اور وہ بے سدھ سا زمین پہ گر پڑا۔

"بابا!" وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا۔ ایک لمبی سانس لی۔ اسے چند لمحوں پہلے والی گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ جلایا۔ وہ اپنے کمرے میں تھا۔

اسنے لحاف پرے ہٹایا۔اور ٹھنڈے فرش پر اپنے پیر رکھے۔دایان نے سر پیچھے پھینک کر ایک اور سانس لی۔

چند لمحے وہ یوں ہی بیٹھا رہا۔پھر وہ اٹھا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آیا۔باہر ٹی وی لاؤنج میں لائٹس آف تھیں۔البتہ دائم ٹیبل پہ کینڈلز جلا کر بیٹھا کسی تصویر کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

دایان نے آگے بڑھ کر سب سے بڑی کینڈل پہ ہاتھ رکھا وہ بجھ گئی۔"کس پر جادو کر رہے ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ایک دم ڈرا"بھائییییی!انسانوں کی طرح آیا کریں۔"

دایان نے سوئچ بارڈ پہ ہاتھ مار کر لائٹس آن کی۔

"میں کسی پر جادو نہیں کر رہا تھا۔"اسنے تصویر نیچے رکھی۔

دایان اپنے سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔دائم کچھ سوچتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھا۔اور اسکے سٹڈی روم کے دروازے تک گیا۔

"بھائی۔"وہ دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے پکارا۔

"ہوں۔" وہ ٹیبل کے نیچے جھکا اور ایک کرتون کھینچ کر باہر نکالا۔

"سوری بھائی۔"

کرتون میں سے ایک فائل کھول کر دیکھتے ہوئے دایان لمحے بھر کو رکا۔

"کس لیے؟" اسنے وہ فائل ٹیبل پہ رکھی۔

"آئی مس بی ہیوڈ۔۔۔۔۔" وہ دروازے کی ناب کو اپنے ناخن سے کھرچنے لگا۔

دایان نے مڑ کے اسے دیکھا۔ اسکا سر جھکا ہوا تھا۔

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سر اٹھایا۔ "پھر بھی بھائی، سوری نا۔"

"اچھا بھائی معاف کیا۔" وہ فائل میں سے ایک تصویر نکال رہا تھا۔ اسنے تصویر کو اوپر اٹھا کر دیکھا۔

"تمہیں پتا ہے دائم یہ تصویریں بہت کام کی ہوتی ہیں۔اگر کلئیر ہوں تو۔جو تصویر تم باہر دیکھ رہے تھے وہ کافی بلر تھی۔اس سے نہیں پتا چلے گا کہ مجھے کس نے گولی ماری تھی۔"وہ اب اس تصویر کو دیوار پہ لگے سافٹ بورڈ پہ لگا رہا تھا۔

دائم سے اپنا سر کھجایا۔"آپ کی آئی سائٹ بڑی تیز ہے۔گرے آنکھوں سے زیادہ نظر آتا ہے کیا؟"وہ ہنستے ہوئے بولا۔پھر دایان کے چہرے کا تاثر دیکھ کر اپنی ہنسی روکی۔

"جا رہا ہوں۔"

جاتے جاتے اسکی نظر دایان کے اس کمرے کے الگ تھلگ کونے پہ پڑے جس کے آگے پردہ کیا ہوا تھا۔جیسے اس جگہ کو چھپایا گیا ہو۔

"سنو۔"دایان نے اسکی طرف گردن موڑی۔"کینڈلز جلا کر کیوں دیکھ رہے تھے؟لائٹس کام تو کر رہی ہیں۔"

اس نے اپنے بازو باندھے اور سٹائل سے کھڑا ہوا۔

"کبھی ایستھیٹک نام کی ٹرم سنی ہے آپ نے؟"

"تم جا سکتے ہو یہاں سے۔"

"جا ہی رہا تھا۔" وہ سر جھٹکتا چلا گیا۔ دایان نے ایک نظر سافٹ بورڈ پہ لگی تصویر کو دیکھا۔ ملک صباحت اور اسکے ساتھ کھڑا انعمان۔ وہ اس تصویر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے دائم کے چیخنے کی آواز آئی۔ وہ بھاگ کر باہر آیا تو وہ اپنا ہاتھ پکڑ کے کھڑا تھا۔

"میرا ہاتھ جل گیا!"

"کیسے؟" وہ پریشان سا آگے آیا۔

"وہ میں نے کینڈل پہ ہاتھ رکھا بجھانے کے لیے۔ اتنی گرم تھی ویکس۔ آپ کا ہاتھ نہیں جلا؟" وہ اپنا ہاتھ سہلا رہا تھا۔ دایان سر جھٹکتا واپس مڑ گیا۔

"میرا ہاتھ جل گیا ہے بھائی!" اسنے پیچھے سے پکارا۔

"اچھا ہوا۔" اسے کمرے سے آواز آئی۔ وہ ناک چڑھاتا ہاتھ چھوڑ کر اپنی بکھری ہوئی چیزیں ٹیبل سے سمیٹنے لگا۔ "نو سیمپتھی؟ چچ چچ۔"

....

فیروز نائیٹ سوٹ میں ملبوس ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھا تھا۔اپنے موبائل پہ ویدر فورکاسٹ دیکھتے ہوئے کانٹے سے سیب کا ٹکڑا منہ میں رکھ رہا تھا جب ملک نے آکر سربراہی کرسی سنبھالی۔

اس نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا۔وہ آفس کے لیے تیار لگ رہا تھا۔ملازم فوراً آگے آکر اسکی چائے کپ میں نکالنے لگا۔

"کیا آج بھی بارش ہونے کے چانسز ہیں؟"اسنے نیپکن بچھاتے ہوئے فیروز سے پوچھا۔

"ٹونٹی پرسنٹ۔"اسنے اپنا فون سائڈ پہ رکھا۔

"روبینہ واپس آگئی ہے اینگلینڈ سے۔ملنے جانا اس سے۔"

فیروز نے کانٹا پلیٹ پہ پٹخا۔

"میں نہیں جانا چاہتا۔"لہجہ تیز تھا۔

"ماں ہے تمہاری۔"ملک نے آرام سے اپنی چائے کا گھونٹ بھرا۔

Clubb of Quality Content!

"انہیں میری پروا نہیں ہے۔آپ مجھے فورس مت کریں۔"

ملک چند لمحیں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"میں تمہارے لیے اسے طلاق نہیں دے رہا۔میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ماں اور باپ کے بغیر نہ رہو اور تم میری ہر کوشش کو ضائع کرنے پہ تلے رہتے ہو۔تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے فیروز؟"

"آپ صرف اپنے لیے انہیں طلاق نہیں دینا چاہتے۔میں بے وقوف نہیں ہوں۔وہ طاہر زمان سے شادی کرنا چاہتی ہیں اور ایسا کرنے سے آپ کی ایگو ہرٹ ہو گی۔سو پلیز سٹاپ۔"وہ ٹیبل سے جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

Clubb of Quality Content

ملک نے افسوس سے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"زاریہ کا بندوست کر لیا ہے میں نے۔"

فیروز کے قدم تھمے۔اسکی مٹھیاں بھینچ گئیں۔

"اسے اب مر جانا چاہیے۔"اسنے ملازم کو آملیٹ کی پلیٹ پکڑانے کا اشارہ کیا۔

فیروز واپس ٹیبل تک آیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھا۔

"آپ کیس ختم کروانا چاہتے ہیں نا؟"

ملک نے رک کر اسے دیکھا۔

"اور تم کیا چاہتے ہو؟" اسنے جانچتی نظرں سے اسے دیکھا۔

"میں اسے ذلیل کرنا چاہتا ہوں۔اور یہ کام اسے مارے بغیر کیا جا سکتا ہے۔آپ کتنی لاشوں کا بوجھ اٹھائے گے ڈیڈ؟"

"شٹ اپ!" فیروز نے مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"روحان غائب ہے اور یہ بات میڈیا کو نہیں معلوم۔زاریہ کی امیج خراب کرنے کا بہترین موقع ہے ڈیڈ۔"

ملک کی آنکھیں چمکیں فیروز کی اس بات سے اسے ایک اور اہم راز یاد آیا تھا۔اور وہ راز استعمال کرنے کا بہترین موقع تھا اب اسکے پاس۔

"تو پھر یہ بات پریس کے حوالے کر دو۔" اسنے فیروز کا کندھا تھپکا۔

....

آج مطلع صاف تھا۔ دھند نہیں تھی۔ داؤد نے پردے پیچھے کر کے کھڑکی کھولی تو تازہ ہوا اسکے چہرے سے ٹکرائی، ٹھنڈی اور تازہ ہوا۔ آسمان ابھی تھوڑا گہرا تھا سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔ اسنے مڑ کے بستر کی طرف دیکھا۔ روحان آنکھیں کھولے چھت کو تک رہا تھا۔ اسکی ڈوز ختم ہو گئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

داؤد لمبی سانس خارج کرتا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ وہاں اسکی دوائیوں کا ڈھیر لگا تھا۔

اسنے دراز کھول کے ایک نیا انجیکشن نکالا۔ اسکی پیکنگ کو کھولا۔ ایک نظر اس کے بے سدھ وجود کو دیکھتے ہوئے ایک بوتل اٹھا کر انجیکشن اس میں ڈبو یا۔

"تمہاری بہن نے تمہیں ابھی تک تلاش نہیں کیا۔" افسوس سے بولا۔ انجکشن باہر نکالا، سفیدی مائل مائع اسکے اندر موجود تھا۔

"اور مجھے بھی ادھر پھنسا رکھا ہے۔" اسنے اپنا سر جھٹکا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اسکی باتوں کا جواب نہیں ملنے والا۔ اس نے روحان کے بازو کو پکڑا۔ اور ایک مخصوص نبض میں مائع اندر اتارا۔

"جس کی ذمہ داری ہے وہ اپنی جائیداد کے پیچھے پڑی ہے اور میں ادھر اپنی زندگی سے اکتا رہا ہوں۔" وہ کینٹ کا ایک چھوٹا ڈبل سٹوری گھر تھا۔

جس کی نچلی منزل کو تالا لگا تھا۔ باہر کے دروازے سے سیڑھیاں سیدھا اوپر والے پورشن پہ آتی تھی۔ نیچے ایک گارڈ بیٹھا تھا۔ اور اوپر والی منزل پہ ہر جگہ کیمرے لگے تھے۔ ایک کمرہ ،ایک پتلی سی راہداری جو کچن کو جاتی تھی اور ایک باتھ روم۔ کمرے میں ضرورت کی چند اشیا اور ایک چھوٹا سا ٹی وی تھا۔ اسی پر اسنے کل خبر دیکھی تھی۔

زاریہ سلطان کے حوالے سے۔

"تمہاری بہن تو اس طرح تم سے بے پرواہ ہو گئی جیسے وہ کافی عرصے سے تم سے پیچھا چھڑوانا چاہ رہی تھی۔ بھائی بندہ پوچھے اگر اتنا ہی اکتا گئی تھی تو اتنے ماہ تمہیں زندہ کیوں رکھا؟" وہ کچن کی طرف جاتا مسلسل بول رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"تمہاری زندگی آسان کرتی۔اسطرح کی زندگی سے بہتر تو موت ہی ہے۔"اسنے فریج کھول کر دودھ کاڈبہ نکالا۔

"تین مہینے بعد بہن کی شادی ہے۔اسکے سسرال والوں کا جہیز بھی پورا نہیں کیا میں نے ابھی تک اور میرے ہاتھ اسکے ساتھ باندھ کر مجھے ادھر قید کر دیا۔"اسنے دودھ کا ڈبہ منہ سے لگایا ہی تھا کہ ڈھرام سے کسی کے گرنے کی آواز آئی۔

اسنے کوفت سے سر جھٹکا۔اور دوسرا گھونٹ بھرا۔بیڈ بہت چھوٹا تھا۔اور روحان جس پوزیشن میں لیٹا ہوا تھا اسے پہلے ہی شک ہو رہا تھا کہ وہ گر جائے گا۔وہ پہلے بھی دو تین دفعہ گر چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

داؤد نے آرام سے دودھ کا ڈبہ خالی کر کے ڈسٹبن کی طرف اچھالا۔پھر کمرے کی طرف مڑا۔ روحان اوندھے منہ زمین پہ گرا ہوا تھا۔

وہ اسے اٹھائے بغیر واش روم کی طرف چلا گیا۔نلکا کھول کر منہ پر چھینٹے مارے۔

وہ کیا کر رہا تھا؟اسنے لمبی سانس خارج کی۔دس دن ہونے والے تھے اسے۔اور اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔وہ ایسا تو نہیں تھا۔

وہ تیزی سے باتھ روم سے باہر نکلا۔اور نیچے گرے ہوئے روحان کو اٹھایا۔اسکے چہرے پہ مٹی لگی تھی۔داؤد کو شرمندگی ہوئی۔

اسے واپس بستر پر لٹا کر وائپس نکال کر اسکا چہرا صاف کیا۔اتنے میں ہی کچن کا دروازہ زور سے بند ہوا۔وہ ٹھٹک کر اٹھا۔

"کون ہے وہاں؟"راہداری میں جھانکنے کی کوشش کی۔اسے کوئی نظر نہ آیا۔

اسے کسی انہونی کا احساس ہوا۔کچھ تھا کچھ بہت برا۔

وہ تیزی سے کچن کی طرف گیا۔جا کر لائٹ آن کی۔کوئی بھی نہیں تھا۔شاید ہوا کی وجہ سے دروازہ بجا تھا۔اچانک کمرے سے آواز آئی۔بہت ساری شیشیوں کے گرنے کی۔کوئی کمرے میں تھا۔

"روحان!!"کوئی روحان کے کمرے میں تھا۔وہ مڑا ہی تھا کے کوئی زوردار چیز اسکے سر پہ آ کر لگی۔اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

داؤد زمین پہ گر گیا۔اسکے سر سے نکلتا خون فرش کو رنگنے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کوئی اسکے سر کے پاس جھکا۔اسکے بہتے خون کو اپنے پوروں سے چھو کر ناک کے قریب لے گر گیا۔اور ایک لمبی سانس اندر کھینچی۔اسکے خوفناک چہرے پر ناگواری ابھری۔

"تمہارا خون تو کافی بدبودار ہے۔"اسنے داؤد کی شرٹ سے رگڑ کر اپنی انگلیاں صاف کیں۔

"چلو تمہارے خون کی بدبو پھیلائیں۔"اسنے اسکے بالوں سے تھام کر اسکا سر ذرا سا بلند کیا اور ایک چمکدار چھری اسکی گردن پہ رکھی۔اس چھری پہ اسکی آنکھوں کا عکس نظر آیا۔اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔خون کی طرح سرخ۔

اور اسنے انتہائی سکون سے اسکی گردن پر چھری چلا دی۔خون کسی آبشار کی طرح اسکی گردن سے بہنے لگا۔

Clubb of Quality Content

"ششششش! مرتے ہوئے کو شور نہیں کرنا چاہیئے۔روحان اٹھ جائے گا۔"اسنے داؤد کے بال چھوڑے تو اسکا سر زمین سے جا لگا۔چند لمحوں بعد وہ اپنی خون آلود چھری کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔کمرے میں آیا تو کانچ ہر طرف بکھرا ہوا تھا۔

"تم نے سنا وہ تمہارے بارے میں کیا کہہ رہا تھا۔وہ کہہ رہا تھا کہ اس معزور زندگی سے بہتر تو موت ہے۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔"

اس نے بستر کا نشانہ لیا۔اور اپنی چھری بستر کی طرف پھینکی۔وہ بلکل نشانے پہ جا کر لگی تو وہ مسکرا اٹھا۔

"آووچ۔" وہ ہنستے ہوئے اپنی چھڑی واپس پکڑتا کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہو تم یہاں کیا کرو گے ؟میرے ساتھ چلو۔" وہ کھڑکی سے واپس بستر کی طرف آیا۔

....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ تیزی سے سڑک پر چل رہی تھی۔کیمل کلر کا کوٹ پہنے بالوں کا گول مول جوڑا بنائے وہ ساتھ چلتے دائم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ملک کو بتا دیا ہو گا نصیر نے۔"

"ہمیں اچھی امید رکھنی چاہیے۔"

"چھوٹی بی بی وہ دایاں گھر ہے نیلے گیٹ والا۔" گل خان نے اشارہ کر کے بتایا۔

ان کی گاڑی ذرا پیچھے کھڑی تھی۔

"دائم وہ پرندہ کدھر ہے؟" وہ لمحے بھر کو چلتے چلتے رکی۔

"وہ گاڑی میں ہے۔" وہ اس پرندے کی بات کر رہا تھا جو وہ آج صبح زاریہ کے گیٹ سے ملا تھا۔ زاریہ نے سر ہلا دیا۔ وہ نیلے گیٹ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک گارڈ بیٹھا تھا۔ گلخان نے دائم کو اشارہ کیا۔ وہ سمجھتا ہوا آگے گیا۔

"اسلام علیکم۔" وہ گارڈ کے قریب پہنچا۔ اس نے انگریزی لب و لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم سلام۔" گارڈ نے اوپر سے نیچے اس کے حلیے کا جائزہ لیا۔

"از دئیر آینی ریسٹورنٹ نئیر بائے؟"

"ہیں؟ کیا؟" گلخان اپنا چہرا ڈھانپتا نہیں کر اس کر کے آگے بڑھا۔ زاریہ وہیں کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"اینی ریسٹورنٹ؟" اسنے نوالہ بنا کر منہ کی طرف اشارہ کیا۔

Clubb of Quality Content!

"اوہ اچھا، ہاں ہے نا یہاں سے۔" گارڈ نے بازو لمبا کیا اور ذرا سا رخ موڑا۔ اسی لمحے گل خان نے اسکا بازو مڑوڑا۔ اور اس کی گردن پہ دباؤ ڈالا۔ گارڈ کچھ لمحے ہاتھ پیر مارتا رہا پھر بے ہوش ہو گیا۔ گلخان نے ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر گارڈ کو چھوڑ دیا۔

وہ دیوار کے ساتھ جا لگا۔

زاریہ یہ دیکھ کر گلی سے نکل آئی۔ گلخان نے گارڈ کی جیب سے چابی نکالی۔ اور وہ لوگ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

"ادھر تو تالہ لگا ہے لالہ۔" زاریہ نے نچلی منزل کے گیٹ پہ لگے تالے کو ہاتھ میں لیا۔

"زاریہ یہ سٹیرز ہیں ادھر۔ اسکا مطلب اوپر بھی ایک پورشن ہے۔"

وہ تینوں تیزی سے آگے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئے۔ دائم نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔ وہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ راہداری میں کھلا تھا اور اسکے قریب ہی کچن تھا۔ گلخان تیزی سے کچن کی طرف بڑھا۔

"کوئی ہے؟" گل خان نے کچن کی لائٹس آن کیں۔

زاریہ کمرے کی طرف بڑھی دائم اسکے پیچھے ہو لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے کا دروازہ کھلا تو دوائیوں کی بو نتھو سے ٹکرائی۔ زاریہ کمرے کی حالت دیکھ کر ساکت ہو گئی۔ دائم آگے بڑھ کر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

"کچن میں کچھ نہیں ہے چھوٹی بی بی۔" گلخان کمرے میں داخل ہوا تو اسکی بولتی بند ہوئی۔

زاریہ کی گردن میں گلٹی ڈوب کر ابھری، آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"پولیس کو کال کریں لالہ۔" اسکی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد پولیس وہاں پر موجود تھی۔ انسپکٹر فاخر ہمدانی گھٹنوں کے بل بیٹھا خون کے نشانات دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ خون اسکا ہے جو اس بستر پہ لیٹا تھا اور بستر کے ساتھ ڈرپ سٹینڈ ہے اسکا مطلب وہ بیمار تھا۔" وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولا۔

"وہ ان کا بھائی ہے روحان، وہ معزور تھا۔" دائم اسکے ساتھ زمین پہ دوزانوں بیٹھا تھا۔ وہ خون کا سیمپل لے رہا تھا۔

فاخر نے گردن موڑ کر ذرا سے فاصلے پر کھڑی زاریہ کو دیکھا۔ وہ ایک نوجوان انسپکٹر تھا اور نیا نیا پوسٹ ہوا تھا۔ سی ایس ایس کا امتحان دے کر اس فیلڈ میں آیا تھا۔

"وہ معزور تھا تو اسکے ساتھ ضرور کوئی ہو گا۔ کوئی خیال رکھنے والا۔"

"تھا تو داؤد اسکا میل نرس۔"

"سر!" پیچھے سے ایک پولیس آفیسر نے آکر پکارا تو فاخر نے اپنی گردن موڑی۔

"سر وہ کچن میں ایک لاش برآمد ہوئی ہے۔" کمرے میں موجود سب لوگوں کے دل کی دھڑکنیں رکیں۔ زاریہ بے اختیا کچن کی طرف بڑھی۔

"چھوٹی بی بی!" گلخان نے حفظ ماتقدم کے تحت اسے روکنے کی کوشش کی۔

وہ کچن میں گئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا دل دھل گیا۔

داؤد فریج میں موجود تھا اسکا سر خون آلود تھا اور اسکے گلے کا کٹ۔ وہ زاریہ سے مکمل نہ دیکھا گیا اس نے آنکھیں پھیر لیں۔

"پیچھے ہٹ جائیں میڈم۔ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں۔" فاخر کچن میں داخل ہوا۔

"اوہ مائی گاڈ!" دائم نے اپنا ماتھا چھوا۔

فاخر نے پولیس آفیسر کو اشارہ کیا تو اس نے لاش نکال کر باہر فرش پہ رکھی۔وہ جھکا اور داؤد کی گردن کو ذرا سا موڑ کے اسکے گلے کا معائنہ کیا۔

"میڈم کو باہر لے جاؤ۔لاش کی تلاشی لینی ہے۔"

گل خان نے زاریہ کو اشارہ کیا۔

"چلیں بی بی نیچے گاڑی کی طرف۔"زاریہ مڑی ہی تھی کہ پیچھے سے دائم کی آواز آئی۔

"اسکی جیب میں کچھ ہے۔"اس نے داؤد کی جیب کی طرف اشارہ کیا۔

فاخر نے جیب سے سے وہ کاغذ نکالا۔

"یہ کاغذ نہیں تصویریں ہیں سر اور وہ بھی دو۔"اس نے تصویریں دائم کی طرف بڑھائیں۔

ایک تصویر داؤد کی تھی۔فریج میں مری ہوئی حالت میں۔اور دوسری،دوسری تصویر روحان کی۔بیڈ سے اوندھے منہ گرے ہوئے۔

زاریہ نے جھانک کر وہ تصویر دیکھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تصویر داؤد کے مرنے کے بعد کلک کی ہے۔اور یہ روحان کے زخمی ہونے سے پہلے۔دیکھیں آس پاس کوئی میس نہیں ہے۔اور روحان کی تصویر کافی بلر ہے۔"

دائم زاریہ کو کہہ رہا تھا۔زاریہ نے روحان کی تصویر لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس نے اسے تصویر تھمادی۔وہ تصویر ہاتھوں میں دباتی راہداری کی جانب بڑھ گئی۔

"ہم روحان کو نہیں بچا پائے۔"وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی۔

"ہم قریب پہنچ گئے تھے۔"گلخان نے جیپ کا دروازہ کھولا۔

"لیکن ہمیں فائدہ نہیں ہوا۔"وہ تصویر دیکھ کر بولی۔

گلخان نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے جیپ سٹارٹ کی اور ایکسلیریٹر پہ پیر رکھ دیا۔

....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دایان نے چائے کا مگ ٹرے میں رکھ کر ایک نظر انہیں دیکھا۔وہ کسی گہری سوچ میں غرق لگ رہے تھے۔وہ ٹرے اٹھائے ان کے پاس چلا آیا۔اسنے چائے کا کپ ان کے سامنے رکھا۔

"کسی گہری سوچ میں ہیں آغا جان؟"وہ ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ٹرے سے اپنا کپ اٹھایا اور ساتھ ایک نان خطائی بھی۔آغا جان چونکے۔

"نہیں ویسے ہی بس۔"ان کا چہرا دائم کی طرح تھا۔بس آنکھوں کا رنگ مختلف تھا۔انکی آنکھیں براؤن تھیں۔انہوں نے چائے کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"تم گھر داری سیکھ گئے ہو۔"انہوں نے ستائش سے دوسرا گھونٹ بھرا۔

"اچانک پاکستان کیسے آنا ہوا؟سب خیریت؟"اس نے نان خطائی کے ذرات اپنے ہاتھ سے جھاڑے۔

"وہ ثریا کافی عرصے سے کہہ رہی تھی پاکستان آنے کا۔میں نے سوچا کہ ایک ملاقات ہی کر آؤں۔"

"مجھے بتاتے تو میں ائیر پورٹ آجاتا۔"

"ہاں تم ائیرپورٹ آتے اور وہ امریکی بندر وہ کہیں اور رفو چکر ہو جاتا۔"انہوں نے سر جھٹکا۔"کدھر ہے وہ ویسے؟"

"کام پہ ہو گا۔"دایان نے آخری گھونٹ بھر کر کپ نیچے رکھا۔

"اسی زاریہ سلطان کے کام پہ؟"

دایان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نے تمہیں اسے سمجھانے کے لیے کہا تھا۔اور تم خود اس لڑکی کا کیس لے کر بیٹھ گئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دایان نے جواب نہیں دیا۔چپ چاپ صوفے کے ہتھے پہ ہاتھ سے لکیریں کھینچتا رہا۔

"تم جانتے ہو کہ وہ سلطان کی بیٹی ہے؟"انہوں نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ جانتے ہیں سلطان ابراہیم کو؟"اس نے انکی طرف دیکھا۔

"سرسری سا۔ ہم ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔ میری ویسے کبھی بات نہیں ہوئی تھی اس سے۔ پھر یونیورسٹی کے بعد ایک دفعہ ملا تھا۔ وہ بھی دستگیر کی وجہ سے۔ وہ اسکے بزنس کے بارے میں جانچ کرنے والا تھا۔"

دایان صوفے کی ٹیک چھوڑ کر آگے کو ہو کر بیٹھا۔

"اور ملک صباحت؟ اسے جانتے ہیں؟"

"وہ سلطان کا دوست تھا۔ بس اتنا ہی اور ہاں آج وہ اس کی بزنس کمپنی سنبھالتا ہے۔" انہوں نے غور سے دایان کا چہرا دیکھا۔

"تم کیا کر رہے ہو دایان؟" ان کے لہجے میں تشویش تھی۔

"تم کہیں۔۔۔" انہوں نے کچھ اندیشے سے اس کی طرف دیکھا۔ "تم اتنے عرصے بعد بھی اسی ڈگر پر لوٹ آئے ہو!"

"مجھے لوٹ کر آنا ہی تھا۔"

"وہ ایک حادثہ تھا دایان!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک پلینڈ حادثہ۔"اس نے تصحیح کی۔

"حادثے پلینڈ نہیں ہوتے۔"

"میں نے خود اس آدمی کو گھر سے نکلتے دیکھا تھا۔جب گھر میں آگ بھڑکنا شروع ہوئی تو میں نے خود اسے کھڑکی سے دیکھا تھا۔وہ درخت کے پاس کھڑا دیکھ رہا تھا میرے جلتے ہوئے گھر کو۔"اس نے اپنے سینے پر انگلی رکھی۔

"اور جب مجھے ایمبولنس میں ڈالا جا رہا تھا۔تو میں نے وہاں بھی اسے دیکھا تھا۔"

"تمہاری حالت اس وقت ٹھیک نہیں تھی بیٹا۔"انہوں نے اسے کنونس کرنے کی کوشش کی۔

"مجھے اسکے بالوں کا رنگ بھی یاد ہے۔"دایان نے چہرا موڑ کر کھڑکی کی طرف دیکھا۔

"اسکے بالوں کا رنگ۔۔۔۔ان کا رنگ کالا سیاہ تھا۔"

"بہت سے لوگوں کے بال کالے سیاہ ہوتے ہیں۔تمہارے ارد گرد اس وقت بہت سے لوگ تھے اور تقریباً سبھی کے بال کالے ہونگے۔"

Clubb of Quality Content!

اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ رنگ مختلف تھا۔آنکھوں کو سیاہ کردینے والا۔میں نے اسکے بعد صرف ایک اور انسان کے بالوں میں وہی سیاہ رنگ دیکھا ہے۔"

آغا جان بس ایک لمبی آہ بھر کر رہ گئے۔

"تم ملک صباحت کو سزا دینا چاہتے ہو۔اسی وجہ سے تم نے اس لڑکی کا کیس لیا ہے؟"

وہ کھڑکی کی طرف دیکھتا رہا۔آغا جان کو اسکی گردن میں ڈوب کر ابھرتی ہوئی گلٹی نظر آئی۔

"یا کوئی اور وجہ ہے؟"انہوں نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور کوئی وجہ ہو سکتی ہے؟"اسنے جواباً سوال پوچھا۔

"ہو تو سکتی ہے۔"

"کیا؟"

"میرے منہ سے سننا چاہتے ہو؟"وہ مسکرائے۔

"آپ مجھے سنانا چاہتے ہیں؟"اسنے بھوئیں اچکائیں۔

آغا جان نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے پھر خاموش ہو گئے۔

"میں بولنے والا تھا۔یہ وکیلوں والے حربے استعمال کر کے کے مجھ سے جو تم سننا چار ہے تھے وہ میں نہیں اگلوں گا۔"

وہ صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے دایان کو مزید نہیں کریدا۔وہ خود بولے گا اگر کوئی اور وجہ ہوئی تو۔ایسا ان کا خیال تھا۔

"میں ذرا آرام کر لوں اور اسکو مت بتانا کہ میں آگیا ہوں ورنہ وہ گھر نہیں آئے گا۔"

دایان نے بس مسکرا کر سر ہلا دیا۔وہ اسکا کندھا تھپک کر دائم کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

Clubb of Quality Content!

....

زاریہ نے گاڑی کو بریک لگائی۔رات کے تقریباً آٹھ بج رہے تھے۔سڑکیں تقریباً سنسان تھیں۔وہ گاڑی سے اتری اور دروازہ بند کیا۔دو تین گلیوں سے گزر کے وہ اس لوہے کے گیٹ کے قریب آئی۔اس نے صبح والے کیمل کوٹ کے ساتھ بلیک کلر کا اسکارف سر پہ لپیٹ رکھا تھا۔وہ اس کچے راستے پر چلتی رہی تھوڑا سا آگے جا کر دو قبروں کے پاس رکی۔

سلطان اور عزما کی قبر۔

ایک گھنے درخت کے سائے میں وہ دو قبریں ایک ساتھ تھیں۔وہ اس درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ہاتھ اٹھا کر دونوں کے لیے دعا کی۔دعا سے فارغ ہو کر سلطان کے قبر پہ ہاتھ پھیرا۔

اسنے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔لیکن وہ کچھ کہہ نہ سکی۔گلے میں آنسوں کا گولا سا اٹک گیا۔اسکی آنکھیں بہنے لگیں۔اور چند لمحوں بعد وہ قبر پر سر رکھے زارو قطار رو رہی تھی ۔چھوٹے بچوں کی طرح۔کوئی اس کے پاس سے گزرا لیکن اس نے سر نہیں اٹھایا۔یوں ہی روتی رہی۔

اسکے آنسو قبر کی مٹی میں دفن ہوتے رہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس زاریہ! میری بہادر بیٹی تم تو نہیں روتی۔" وہ اسے سینے سے لگا کر کہہ رہے تھے۔

"میں نے کمرے میں نہیں رہنا بابا۔ میں آپ کے ساتھ آؤں گی نیچے۔" وہ ہچکیاں لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ نجانے وہ کیوں رو رہی تھی بابا صرف اسے کمرے میں رہنے کا کہہ رہے تھے۔"

"جب اندھیرا زیادہ ہو جائے تو پناہ گاہ نہیں چھوڑتے۔" انہوں نے اسے خود سے الگ کیا۔

"روحان آجائے گا نا بابا؟"

"ہاں آجائے گا۔"

"آپ کو اسے وہ نہیں دینا چاہئے تھا جو اس نے مانگا۔" اسنے اپنی آنکھیں رگڑیں۔

"میں نہ دیتا تو وہ روحان کو مار دیتا۔"

"آپ اسے اپنا بھائی کہتے تھے۔ اسکی وجہ سے آپ نے لالہ کو۔"

"بس میرا بیٹا۔" سلطان نے اسکا گال تھپتھپایا۔ "ملک کو میں نے بھائی کہا تھا۔ وہ میرا بھائی تھا، قابیل بھی بھائی ہی تھا!" انکی آنکھوں میں آنسو چمکے۔

"کمرہ اندر سے لاک کرو اور چابی مجھے دروازے کے نیچے سے پکڑاؤ۔" زاریہ نے سر ہلادیا۔ وہ کمرے سے باہر جا کر دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ زاریہ نے دروازہ بند کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرائے۔ تھکان سے بھری مسکراہٹ، آخری مسکراہٹ۔ اور وہ دروازہ بند ہو گیا۔

زاریہ نے لاک لگا کر چابی دروازے کے نیچے سے باہر دے دی اور انہوں نے پکڑ لی۔ وہ یوں ہی گھٹنوں کے بل دروازے کے پاس بیٹھی رہی۔ انہوں نے ہینڈل گھما کہ چیک کیا کہ زاریہ نے لاک لگایا ہے یا نہیں۔

وہ ہلکہ سا مسکرائی۔ "بابا!"

"بس چیک کر رہا تھا۔ تمہارا کیا بھروسا چلا کو ماسی۔"

وہ زکام ذدہ آواز کے ساتھ ہلکا سا ہنسی۔

سلطان بھی دروازے کے پار مسکراتے ہوئے مڑے کہ انہیں گولی چلنے کی آواز آئی۔

دروازے کے آر پار چلتی سانسیں ایک دم رکیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بابا؟!" وہ حواس باختہ سی کھڑی ہوئی۔ سلطان بغیر مڑے تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگے

۔

"بابا! دروازہ کھولیں۔" وہ دروازہ بجاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا۔

وہ پھولے تنفس کے ساتھ مڑی۔ اسے دوسری چابی ڈھونڈنی تھی۔

وہ ہر دراز ٹٹول رہی تھی۔ اسکے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔ اسے چابی نہیں ملی۔ وہ الماری کی طرف بڑھی۔ ہر دراز الٹ دیا۔ اور آخرکار ایک لکڑی کے ڈبے میں چند غیر ضروری اشیا کے ساتھ اسے چابی مل گئی۔ اس نے دروازہ کھولا۔

دروازہ کھول کر وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی کہ اسے ایک اور گولی کی آواز آئی۔

زاریہ بے اختیار پھسلتے پھسلتے بچی۔

یہ گولی! اسے لگا یہ گولی اسے لگی ہے۔ نجانے اسے ایک دم سے کیوں اسے سینے میں اتنی تکلیف ہو رہی تھی۔ اسکے لب بھینچ گئے۔

وہ ہمت مجتمع کرتے اٹھی اور سیڑھیاں اترنے لگی۔ وہ ابھی چند سیڑھیاں ہی اتری تھی کہ سامنے کا منظر دیکھ کر رکی۔

روحان نے اسفر کا گریبان تھام رکھا تھا۔

اس نے اسفر کے منہ پہ مکا مارا۔ تبھی اسکے چہرے سے کپڑا ہٹا اور زاریہ نے اسکا چہرا دیکھا۔

اسفر کی نظر اوپر کھڑی زاریہ پہ پڑی۔روحان نے دوسرا مکہ فضا میں بلند کیا۔

لیکن پھر اسفر کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"زاریہ!" بے اختیار اسکے منہ سے نکلا۔اسی اثناء میں ایک آدمی منہ چھپائے سلطان کے کمرے سے باہر نکلا۔اسکے ہاتھ میں پستول تھی۔اسفر نے روحان کو دھکا دیا۔وہ ذرا لڑکھڑایا۔

"اسفر! آیاز!" روحان نے دونوں بھاگتے ہوؤں کو پیچھے سے پکارا۔لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔وہ پیچھے مڑا اور اوپر سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔

زاریہ نے بھاگ کر سیڑھیاں عبور کی اور روحان کے گلے سے جا لگی۔روحان نے بھی اسکو اپنے حصار میں لیا۔

"زاریہ۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"میرا بھائی۔" زاریہ نے اسکی کمر سہلائی۔وہ جانتی تھی کہ بابا نے اسے سزا دی تھی۔اور سزا بھی بجا تھی۔لیکن وہ اسکا بھائی تھا۔چند لمحے ہی سہی مگر وہ پھر بھی چھوٹا تھا۔

Clubb of Quality Content

اور اسی لمحے روحان کو زاریہ کے کندھے ڈھلکتے محسوس ہوئے۔

"روحان بابا کے کمرے سے یہ جوتوں کے نشان خون آلود کیوں ہیں؟" اسکی آواز سے یوں لگ رہا تھا جیسے اسکی روح قبض ہو رہی ہے۔

اس نے روحان کو خود سے الگ کرنے کی کوشش کی۔

"کمرے میں مت جانا زاریہ۔" اس کی آواز میں خوف تھا، وحشت تھی۔

"پلیز مت جانا۔ خود کو بچا لو، وہ خوفناک منظر مت دیکھو۔" وہ اسے روک رہا تھا۔

"ہٹو پیچھے۔" اس نے بامشکل آواز بلند کی تو روحان سائڈ پہ ہٹ گیا۔ زاریہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بابا!" اسنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پکارا۔ لیکن اگلے ہی لمحے زمین نے اسکے پیر جکڑ لیے۔ وہ جان گئی تھی۔

کہ سامنے موجود خون میں لتھڑے وجود میں جان نہیں ہے۔ بابا سانس نہیں لے رہے تھے۔ وہ مر گئے تھے۔ سانس تو وہ بھی نہیں لے رہی تھی۔ تو کیا وہ بھی مر گئی تھی؟ انکی بے جان آنکھیں اسکی آنکھوں میں دیکھ رہیں تھیں۔ کاش وہ اندھی ہوتی!

اس نے پلکیں جھپکائیں۔اس نے خود کو بابا کے پاس بیٹھے دیکھا۔اسکے کپڑوں پہ،ہاتھوں پہ انکا خون لگا تھا۔

وہ چیخ رہی تھی،انہیں ہلا رہی تھی،بلا رہی تھی۔روحان بستر پر بے جان پڑی ماں کے پاس بیٹھا تھا۔ان کے سر سے سر جوڑے چھوٹے بچوں کی طرح رو رہا تھا۔پیچھے کوئی کھڑا ایمبولینس کو کال کر رہا تھا۔

"اٹھو زاریہ،پولیس آرہی ہے انہیں ہاتھ مت لگاؤ۔"وہ روحان تھا۔زاریہ کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھا رہا تھا۔روحان نے نصیر کو اشارہ کیا۔وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا۔

"تمہارے دوست نے مار دیا میرے بابا کو۔"اسنے اسکے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹائے۔

"تمہاری دوستی ہمیں کھا گئی روحان۔"اسنے اسکے سینے پہ مکہ مارا۔

"کیا کہہ رہی ہو زاریہ؟ہوش میں تو ہو؟"روحان نے حواس باختگی سے اسکی طرف دیکھا۔

"تم وجہ ہو اس سب کی۔"وہ بھیگے چہرے کے ساتھ چلائی۔

"چپ کرو!"روحان نے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔اسکی آنکھوں سے خوف جھلک رہا تھا۔

"پولیس کے سامنے یہ بکواس مت کرنا۔ تم مجھے میرے ماں باپ کا قاتل کہہ رہی ہو؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں!" وہ اسکا بازو جھٹکتے ہوئے بولی۔ روحان کے کندھے ڈھلک گئے۔ اسنے چہرا اوپر کر کے آنکھیں بند کیں اور ایک لمبی سانس لی۔ وہ اسی چیز سے ڈر رہا تھا۔

"اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھو ان پہ ماما بابا کا خون لگا ہے۔"

اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے مردہ سے انداز میں سر ہلایا۔ اسکا خون نچڑ گیا تھا۔

"تم اس پچھتاوے سے کیسے نکلو گے؟" زاریہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔

"خاموش ہو جاؤ زاریہ۔" اس نے التجا کی۔ وہ دو قدم آگے آیا۔

"پلیز خاموش ہو جاؤ۔" اسنے زآریہ کی گال پہ ہاتھ رکھا۔

"میں خاموش۔۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی روحان نے گال سے ہاتھ ہٹا کر اسکا گلہ دبا دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"خاموش ہو جاؤ!" وہ چیخا۔زاریہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔زاریہ نے اسکا منہ نوچا تو اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی۔

پھر اسنے پوری قوت سے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا۔روحان لڑ کھڑا کر پیچھے ہوا تو سلطان کے بہتے خون کے اوپر اسکا پیر پڑا اور وہ سر کے بل پھسل گیا۔اور اسکا سر کانچ کے نازک سے ٹیبل پہ جا لگا۔وہ زمین پہ گرا تو کانچ کا ٹیبل کرچی کرچی ہو گیا اور اس کے بہت سے ٹکرے اسکے سر میں پیوست ہو گئے۔اس کے سر کی پشت سے خون کی آبشار بہنے لگی۔

اسنے بے یقینی سے زاریہ کی طرف دیکھا۔

زاریہ کے قدم بے اختیار پیچھے کو ہٹے۔ لیکن اس کے پیچھے دیوار تھی۔اس نے بے یقینی سے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔یہ اس نے کیا کیا تھا؟دور کہیں ایمبولینس کا سائرن بجتا سنائی دیا

۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

روحان نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ نہ سکا۔وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے زاریہ کو دیکھ رہا تھا۔اسکے جسم کا اس کے دماغ سے ناطہ ٹوٹ گیا۔اور پھر اسکا سر زمین سے جا لگا۔کیا وہ مر گیا تھا؟اگر مرا نہیں تھا تو زندہ بھی نہیں تھا۔

زاریہ نے اپنا سر اٹھایا۔اسکی آنکھیں سوج چکی تھیں۔ماتھے پہ مٹی لگی تھی۔چند ذرات اسکی آنکھوں میں گئے تو اسنے تکلیف کے باعث آپنی آنکھ ملی۔اور اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ کوئی اسکے پیچھے کھڑا ہے۔اسکے دل کی ڈھرکن تیز ہوئی۔

"آرام سے زاریہ۔کمپوز ڈ رہو،پیچھے نہیں دیکھنا۔"وہ خود کو سمجھا ہی رہی تھی کہ اسنے بے اختیار گردن موڑی۔کوئی نہیں تھا اس کے پیچھے۔

اسکو ذرا سا اطمینان ہوا اسنے اپنی کلائی موڑ کے گھڑی آن کی۔اسکی کالی سکرین روشن ہوئی۔نو بج کے پچپن منٹ۔وہ اتنی دیر بیٹھی رہی۔زاریہ جلدی سے اٹھی۔اپنے ماتھے سے مٹی صاف کی پھر آنکھوں کے سوجے پپوٹوں کو ذرا سا دبایا۔زکام زدہ سانس اندر کھینچی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک آخری نظر دونوں قبروں پر ڈالتی مڑ گئی۔اسے بہت دیر ہو گئی تھی۔وہ اس وقت آئی ہی کیوں تھی قبرستان ؟اسے اپنی ماؤف دماغی پر حیرت ہوئی۔وہ تیزی سے گیٹ عبور کرتی آگے بڑھی۔

نجانے کیوں اسے پھر احساس ہوا کہ کوئی اسکے پیچھے ہے۔اسکے قدموں کی رفتار تیز ہوئی۔وہ ایک گلی میں مڑی تو اسے اپنے پیچھے قدم اٹھتے سنائی دیے۔اسکی سانسیں اتھل پتھل ہوئیں۔ وہ دوسری گلی میں مڑی تو اسکے قدموں کی رفتار مزید بڑھ گئی۔

وہ تقریباً بھاگ رہی تھی۔اسکے پیچھے موجود قدم بھی مزید تیزی سے اٹھنے لگے۔وہ ایک اور موڑ مری تو اسے اپنی گاڑی نظر آئی۔اسے کچھ حوصلہ ہوا۔

وہ گاڑی کے دروازے کی طرف آئی۔ریموٹ کی بجائے چابی سے دروازہ کھولنے لگی۔اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔اسے گاڑی کے سائیڈ ویو مرر میں کچھ نظر آیا۔فضا میں بلند کچھ چمکتا ہوا ۔اسے خنجر نظر آیا!

اسکے چہرے پر اچانک سے تیز روشنی پڑی تو اسنے اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا۔

"یہاں اس وقت کیا کر رہی ہو لڑکی ؟"

Clubb of Quality Content

زاریہ نے بے اختیار پیچھے مڑ کے دیکھا جہاں اسے خنجر نظر آیا تھا۔وہاں کوئی نہیں تھا۔روشنی کے ہالے میں اسکا سایا نظر آ رہا تھا بس۔اس نے آنکھیں بند کر کے ایک لمبی سانس خارج کی

۔

ہاتھ بے اختیار دل پہ رکھا۔وہ بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"اتنی رات کو کیا کر رہی ہو؟" وہ آدمی ذرا بلند آواز میں بولا تو اس نے چونک کر گردن موڑی۔ایک دفعہ پھر روشنی اسکی آنکھوں میں پڑی تو اسنے ہاتھ سے اسکا راستہ روکنے کی کوشش کی۔

وہ کوئی ضعیف العمر آدمی تھا۔

"میں وہ اپنے رشتہ دار سے ملنے آئی تھی۔"

"اس وقت کسی رشتے دار کے گھر نہیں جاتے ہیں۔" انکل نے اسکے چہرے سے ٹورچ ہٹانے کی زحمت نہیں کی۔زاریہ نے سر جھٹک کر گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"ارے توبہ توبہ۔" اسکے بعد زاریہ کو ان کی آواز نہیں آئی اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔گاڑی گلی سے نکالتے ہوئے اسکا ذہن کافی الجھ رہا تھا۔وہ خنجر، کوئی تھا اسکے پیچھے یا وہ اپنے حواس کھو رہی ہے؟ وہ بوڑھا آدمی وہاں سے چلا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسنے جب گاڑی مین سڑک پہ نکالی تو بیک ویو مرر میں دیکھا۔اسے وہ نظر آیا۔اسنے فوراً بریک لگائی اور گاڑی کا دروازہ کھول کہ باہر نکلی۔

سامنے کھڑے آدمی نے اسے گاڑی سے نکلتے دیکھا تو فوراً اپنا رخ موڑ کر جانے لگا۔

"دایان؟!"اسکی بے یقین سی پکار پر اسنے آنکھیں میچیں۔وہ اسے دیکھ چکی تھی۔وہ آہستگی سے مڑا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"آپ جناب گیا بھاڑ میں۔

اسنے کالی جیکٹ پہن رکھی تھی اور ہاتھ جیبوں میں تھے۔اس کی ماتھے پہ لکیریں ابھریں۔

"یہ سوال میں تم سے بھی پوچھ سکتا ہوں۔"

زاریہ کے ابرو اکھٹے ہوئے۔"میں اپنے ماں باپ کی قبر پہ آئی تھی۔اب تم بتاؤ؟"

دایان چند لمحیں خاموش کھڑا رہا۔

"میں کسی سے مل کر آرہا ہوں۔کس سے اب یہ مت پوچھنا۔گھر جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے تمہیں۔"

Clubb of Quality Content

"میری مرضی میں جب مرضی گھر جاؤں۔" وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہی اسکا پیچھا کر رہا تھا یا نہیں۔ پر وہ پوچھ نہ پائی۔ اسے نجانے کیوں اندھیرے میں اسکی چمکتی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا۔ وہ اپنی گاڑی کی طرف مڑ گئی۔

"جب اندھیرا گہرا ہو تو پناہ گاہ نہیں چھورتے۔" وہ عقب سے پکارا۔

اپنی گاڑی کے دروازے پہ ہاتھ رکھے زاریہ لمحے بھر کو ساکت ہوئی۔ اسنے پیچھے مڑ کے دیکھا ۔اب وہ وہاں نہیں تھا۔

وہ جلدی سے اپنی گاڑی میں بیٹھی۔ اسے یہاں سے جلد از جلد نکلنا تھا۔

Clubb of Quality Content!

....

دایان اپنے سٹڈی ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ صبح زاریہ کے کیس کی دوسری پیشی تھی ۔کافی کا خالی مگ اسکے ٹیبل پہ پڑا تھا۔ اور اسکی کالی جیکٹ کرسی پہ پڑی تھی۔ اسکا دروازہ بغیر کسی دستک کے دھڑام سے کھلا۔

"بھائی!!"دائم اڑے ہوئے رنگ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"میرے کمرے میں۔"اسکی آنکھیں باہر آنے والی تھیں۔

"کیسا لگا سرپرائز؟"دایان ہلکا سا مسکرایا۔

"سرپرائز؟کوئی سرپرائز نہیں ہے وہاں بلکہ ڈیڈ سور ہے ہیں۔"

"سونے دو انہیں وہ تھکے ہوئے تھے۔"وہ اپنی کرسی سے جیکٹ اٹھا کہ بیٹھا۔

"آپ کو پتا تھا؟"

"نہیں۔"

"جھوٹ۔"

"نہیں،میں بلاوجہ جھوٹ نہیں بولتا۔"

اس نے ناک چڑھائی۔"اینی وئز۔آج پتہ کیا ہوا؟داؤد جوروحان کا میل نرس تھا،اسکا قتل ہو گیا۔اور وہ انسپکٹر فاخر مجھے بار بار سر بلا رہا تھا۔"آخری بات بتاتے ہوئے اسکی باچھیں کھل رہیں تھیں۔

"وہ انسپکٹر سفارش سے بنا ہو گا پھر۔"

دائم نے اسے دیکھ کر افسوس سے سر جھٹکا۔"ججمنٹل۔"

"اور بھائی، وہ روحان بے چارے کو نہ کوئی گھسیٹ کر کھڑکی سے لے گیا۔اسکا ڈی این نے میچ کر گیا کھڑکی پہ لگے خون کے ساتھ۔"وہ متجسس سا اسے بتانے لگا۔

"زاریہ ساتھ تھی تمہارے؟"اسنے لکھتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں، وہ بھی ساتھ تھیں اور وہ داؤد، ایک منٹ، اپنے کیوں پوچھا؟"وہ اس کے ٹیبل پہ ہاتھ رکھے آگے کو جھکا۔آنکھیں چھوٹی کر کے اسے غور سے دیکھا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

دایان نے سر اٹھایا۔

"کیا؟"

"یہی کہ زاریہ تمہارے ساتھ تھی، کیوں پوچھا؟"

"ویسے ہی۔"اسنے کندھے اچکائے۔

"پہلے تو کبھی کسی کا نہیں پوچھا۔"

"میری مرضی۔" دایان نے ذرا دانت چبا کر کہا۔ کیا تھا ان دونوں باپ بیٹوں کو؟

"اوہو، کول ڈاؤن میں جا رہا ہوں۔" وہ ہاتھ سے اسے ٹھنڈا رہنے کا اشارہ کرتے جانے لگا۔

"بھائی، ڈیڈ کو مت بتائیے گا کہ میں گھر آیا تھا۔"

"دایان ہلکا سا مسکرایا "ٹھیک ہے، نہیں بتاؤں گا۔"

"پکا؟"

"ہاں پکا وہ مجھے نہیں بتائے گا۔ بتاؤں گا میں وہ بھی تمہیں۔" وہ دروازے کی دہلیز پہ کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈیڈ!" وہ خوشگوار حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مڑا۔ آغا جان نے آگے آ کر اسے کا کان پکڑ کر مروڑا۔

"میری کے بچے! اس وقت کہاں جا رہے تھے۔"

"ڈیڈ! بھائی۔" وہ بچاؤ کے لیے پکارا۔

"آغا جان، اسکا کان چھوڑ دیں اور لمبا ہو جائے گا۔"

آغا جان نے کان چھوڑ دیا۔

"میرے کان کہاں لمبے ہیں؟" خفگی سے دایان کی طرف دیکھا۔ پھر اپنے غصے میں کھڑے باپ کو دیکھا۔

"آپ پاکستان آ گئے اچانک، کمپنی بیچ دی؟"

"تمہیں نہ بیچ دوں؟" وہ غصے سے بولے۔

"میں ساتھ نہیں جاؤں گا آپکے!" وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولا۔ "میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ وہ سفید دیواروں اور کیمیکل کی بدبو والی کمپنی نہیں پسند مجھے۔"

"میں نے خاص تمہارے لیے ایک دیوار کو شاکنگ پنک پینٹ کروایا ہے۔" وہ اسکے کندھے پہ بازو پھلاتے مڑے۔ دایان مسکرا کے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

وہ دونوں ٹام اینڈ جیری تھے۔

"اور تم نے کہا تھا کہ تمہیں اپنی ماں جیسے لڑکیاں پسند ہیں۔ وہاں ایک لڑکی کام کرتی ہے اب۔ ہوبہو میری جیسی۔" وہ دایان کے سٹڈی روم سے باہر نکل آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ سیکنڈ میرج کا سوچ رہے ہیں؟" وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔

آغا جان نے اسکے کندھے سے بازو ہٹا کر اسکے سر پہ ایک زور کی چپیٹ لگائی۔

"آووچ ڈیڈ! کیوں مار رہے ہیں؟ اب آپ نے مجھے مارا تو میں 1043 پہ کال کر دوں گا۔" وہ اپنا سر سہلاتے ہوئے بولا۔

"یہ وومن ٹال فری نمبر ہے ایڈیٹ۔" دایان اپنا دروازہ بند کرنے آیا تھا جب اسکی بات سنی۔

"تو جینٹس کا کونسا ہے؟" اسنے موبائل نکالا۔

"ہمارا نہیں ہوتا۔" دایان نے اطلاع دی۔

"کیا؟! کیوں؟" اسے دکھ ہوا۔ "یہ تو چیٹنگ ہے۔"

دایان کندھے اچکاتا مڑ گیا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ کیا کر سکتے ہیں۔

"کوئی نہیں میرا بیٹا تم پہلے والے پہ ہی کال ملاؤ، چلو شاباش۔" آغا جان نے اپنا جوتا اتارتے ہوئے کہا۔

"سوری ڈیڈ میں تو مذاق کر رہا تھا۔" اس نے پینترا بدلا۔

"چلو جاؤ۔ جا کر سو۔ یہ کوئی وقت ہے جاگنے کا۔" انہوں نے جوتا نیچے پھینک کر پاؤں اڑسا۔

"بھائی بھی تو جاگ رہے ہیں۔" وہ کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"وہ کام کر رہا ہے۔"

"میں نے بھی کام کرنا ہے۔"

"صبح کرنا۔" انہوں نے اسے کمرے میں دھکا دے کر دروازہ بند کر دیا۔

"ماں جیسا پاگل!" وہ سر جھٹکتے مڑ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

....

آگلی صبح ذرا نکھری نکھری سی تھی۔ سورج کی بغیر حدت کے روشنی ہر سو پھیلی تھی۔ گل خان ہال نما برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر باہر آیا تو زاریہ لان میں موجود کرسیوں پہ بیٹھی تھی ۔ساتھ پڑی میز پر چائے کا تازہ پڑا کپ دھواں آڑا رہا تھا۔

گلخان اس کے پاس آ کے کھڑا ہوا تو اس کی نظر اسکے ہاتھوں میں موجود تصویر پر پڑی۔ روحان کی وہی تصویر جو کل دائم نے دی تھی۔

"سلام چھوٹی بی بی۔" زاریہ نے مڑ کے اسے دیکھا۔

"آئیں لالہ بیٹھیں۔" میز کے اسطرف والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

گل خان اس کرسی پہ براجمان ہوا۔

"آپ نے کورٹ نہیں جانا؟"

"میں بس نکلنے لگی تھی۔"

چند لمحے انکے درمیان خاموشی سے گزرے۔

"اسکاڈی این نے کھڑکی والے خون سے میچ کر گیا۔" زاریہ کی آواز رندھ گئی۔

Clubb of Quality Content

"وہ خون اتنا زیادہ نہیں تھا۔ وہ زندہ ہو گا۔"

"وہ اپنی حفاظت نہیں کر پایا، میری وجہ سے۔" اسکا لہجہ دھیما ہوا۔

"وہ صرف ایک حادثہ تھا۔"

"اس حادثے کی وجہ میں ہوں۔" ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر تصویر پہ گرا۔

"ایسے مت کہو بیٹا اس حادثے کا ذکر مت کرو۔"

"میں کس چیز کا ذکر کروں اور کس چیز کا نہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتا۔ میرے بابا کا قاتل، میری ماں کا قاتل میری نظروں کے سامنے آزاد گھومتا ہے۔ میرا بھائی میری وجہ سے معزور ہے۔ وہ لاپتہ ہے، زندہ ہے یا مر گیا مجھے نہیں پتا۔ وہ ملک بابا کے بزنس امپائر پہ قبضہ کیے بیٹھا ہے۔"

اسنے رک ایک لمبی سانس لی۔

"وہ میری ذمہ داری تھی لالہ۔ بابا نے یہ سب میرے حوالے کیا تھا۔" اس نے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ آنسو تواتر سے بہنا شروع ہو گئے تو۔ اس نے ہونٹ بھینچ کر، آنکھیں بند کر کے انہیں روکنے کی کوشش کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گلحان زاریہ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہ ٹوٹ رہی تھی۔وہ کھوکلی ہوچکی تھی۔بس اک تیز ہوا کا جھونکا اسے کرچی کرچی کرنے کے لیے کافی تھا۔اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔بس بہت ہوا۔وہ سرد ہوائیں اسکی طرف نہیں آنے دے گا۔

اس نے اس پر تب یقین کیا جب کوئی اسکی صفائی بھی نہیں سن رہا تھا۔وہ آج اپنا قرض اتار دے گا۔

زاریہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسوں پونچھے۔

"کوثر آپا یہ چائے لے جائیں ٹھنڈی ہوگئی ہے۔"وہ اپنا پرس اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔اسے کورٹ جانا تھا۔

لیکن راستے میں اسنے ارداہ بدل لیا۔اسکا دل بھاری ہورہا تھا۔اسے کسی کے الفاظ سننے تھے۔ جو دل کا مرہم بن سکیں۔اسنے اپنی گاڑی کارخ موڑ لیا۔

وہ لبنا کے کلینک نہیں گئی۔وہ جانتی تھی کہ آج وہ اپنے گھر پہ ہوں گی۔

اسنے اپنی گاڑی انکے گھر کے سامنے پارک کی۔وہ اتری اور اسکی نظر اس خوبصورت سفید گھر پہ پڑی۔

وہ گھر بہت پر سکون سا لگ رہا تھا۔ وہ دروازے پہ پہنچی تو گیٹ کیپر نے اسے دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا۔ وہ پورچ سے دائیں طرف مڑی تو سامنے ہی پتھریلی روش کے پار وہ صوفوں پہ بیٹھی تھیں۔

انکے ارد گرد ہرے بھرے خوبصورتی سے کٹے ہوئے پودے تھے۔ زار یہ یہاں سے دیکھ سکتی تھی کہ ان کہ ہاتھوں میں سفید کور والا قرآن ہے۔

وہ گئی اور خاموشی سے انکے پاس نیچے گھاس پہ بیٹھ گئی۔ انہوں نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر اپنا صفحہ پلٹ کر دوبارہ پڑھنے لگیں۔

وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔ گھاس پہ انگلیاں پھیرتی انکا انتظار کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنا قرآن بند کر کے سائڈ پہ رکھا۔

"ان دوائیوں کا کیا بنا زار یہ؟" انہوں نے شفقت سے اسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اسکے کالے بال چمک رہے تھے۔

"طریقہ کام کر رہا ہے۔ اب دوا لیے بغیر سو سکتی ہوں میں۔" اسنے یوں ہی سر جھکائے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہے جو تمہیں میرے پاس لے آیا؟"

"میں بہت صبر کرتی ہوں پر میری مشکلات آسان نہیں ہوتیں۔دن بدن پہاڑ کی طرح بڑی ہوتی جارہی ہیں۔میرے کندھے۔"اسنے چہرا اٹھا کر انہیں دیکھا۔وہ بھیگا ہوکا تھا۔

"میرے کندھے اب طاقت نہیں رکھتے۔میں یہ نہیں کہتی کہ دوسروں پہ مصیبتیں نہیں آتی ۔لیکن میری مصیبتیں بہت بڑی ہیں اور دن بدن بڑھتی جارہی ہیں۔یہ سب کب ختم ہوگا ؟اس سب کا کوئی اختتام ہے بھی یا میں یوں ہی اس پہاڑ کے نیچے آکر دب جاؤں گی؟"اسنے اپنا سر واپس جھکا لیا۔

انہوں نے مسکرا کر اپنے قرآن کی طرف دیکھا۔

"جانتی ہو میں ابھی کیا پڑھ رہی تھی؟میں ابھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ پڑھ رہی تھی۔وہ واقعہ جس میں حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو دریائے نیل کے سامنے لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ان کے آگے وہ دریا ہوتا ہے اور پیچھے فرعون اور اسکی فوج۔تم نے یہ واقعہ پڑھا ہے نا؟"

اس نے جھکا ہوا سر ہلا دیا۔

"تو مجھے بتاؤ زاریہ کہ حضرت موسیٰ نے اس مشکل حالت میں کیا کیا؟"

"انہوں نے اللہ سے مدد مانگی۔" اسنے اپنا سر اٹھایا۔

"تو پھر اللہ نے کیا کیا؟" وہ آگے کو ہو کر بیٹھیں۔ "کیا اللہ نے پیچھے موجود فرعون اور اسکی فوج کو غائب کر دیا؟"

اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"تو کیا اللہ نے سامنے موجود دریائے نیل غائب کیا؟"

"نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ نے انکے لیے دریائے نیل میں سے راستہ بنایا تھا زاریہ۔ مشکلات غائب نہیں ہوتیں۔ انکے درمیان سے گزرنا پڑھتا ہے۔ یہی حل ہے۔ یہ زندگی ہے بیٹا۔ یہاں زندگی ایک لمبی رسی کی طرح ہیں جس پہ بہت سی گرہیں لگی ہوئی ہیں۔ ایک گرا کھولو تو دوسری گرا آپ کی منتظر۔ انسان چاہے جتنی بھی کوشش کرلے اسے پل صراط پار کرنا ہی پڑتا ہے۔" ملازم نے میز پر ایک ٹرے رکھی۔ لبنا نے جوس کا گلاس اٹھا کر اسکی طرف بڑھایا۔ اسکا دل نہیں کر رہا تھا مگر وہ انہیں منع نہیں کر سکتی تھی۔ اسنے وہ گلاس تھام لیا۔

"زندگی کے پل صراط کبھی غائب نہیں ہوتے، نہ سامنے نظر آنی والی جنت نظروں سے اوجھل ہوتی ہے نہ ہی نیچے دھکتی جہنم۔ یہ ہماری قابلیت پہ منحصر ہے کہ ہم پل صراط بجلی کی تیزی سے پار کرتے ہیں یا زخموں سے چور رینگتے ہوئے۔ یاں پھر جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی نیچے گر جاتے ہیں۔ یہ سب ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے زاریہ۔ ہمیشہ یاد رکھنا اس دنیا میں ہر دوسرے کہ اوپر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں۔" انہوں اپنا چائے کا کپ تھاما۔

"اہم یہ نہیں کہ کس پہ کتنا بڑا پہاڑ ٹوٹا۔ اہم یہ ہے کہ کس نے اس پہاڑ کو توڑا جو اسے توڑنے آیا تھا۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اسکا سر تھپکا۔

زاریہ ایک بار پھر مطمئن ہو گئی۔ لبنا کے گرد روشنی کا ایک ایسا ہالہ تھا جو ان کے ارد گرد موجود لوگوں کے دلوں کو منور کر دیتا تھا۔

"جوس۔" انہوں نے اسکے گلاس کی طرف اشارہ کیا۔ اسنے مسکراتے ہوئے گلاس لبوں سے لگا لیا۔

....

وہ اپنے ڈیسک سے ضروری کاغذات اکھٹے کر رہا تھا۔ ابھی سماعت شروع ہونے میں کچھ وقت تھا۔ وہ اسی کی تیاری میں مصروف تھا۔ دفعتاً دروازہ دستک دینے کے بعد کھلا۔

بھاری بوٹس کی آواز پر اس نے اپنا سر اٹھایا لمحے کے ہزارویں حصے میں اسکے اندر ہزار دفعہ توڑ پھوڑ ہوئی۔

اسکے ڈیسک کے سائڈ پہ بیٹھے حمزہ نے سنجیدہ نظروں سے دایان کو دیکھا اور پھر اسکے سامنے کھڑے مسکراتے ہوئے ملک صباحت کو۔

"لیٹس ہیو آ ٹاک ینگ مین۔"

وہ بے تکلفی سے اسکے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھا گیا۔ پیچھے اسکا اسسٹنٹ ہاتھ میں سوٹ کیس لے کر کھڑا غور سے دایان کو دیکھ رہا تھا۔

دایان کو ملک کی ہمت اور اپنے ضبط پہ حیرانی ہوئی۔

"ٹاک اف یو کین۔" اسنے سکون سے ٹیک لگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملک کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔اس نے ایک نظر حمزہ کو دیکھا۔

"دو کپ چائے۔"

وہ تذبذب کا شکار دایان کی طرف دیکھتا اٹھا۔اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ملک واپس اس کی طرف متوجہ ہوا جو ٹھنڈے تاثرات چہرے پہ سجائے بیٹھا تھا۔

"دایان۔۔۔دایان دستگیر رائٹ؟"

"دستگیر جہان کا بیٹا۔"اسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا تعارف مکمل کیا۔

"کیا میں تمہارے باپ کو جانتا ہوں؟"

"شاید۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔"لیکن وہ آپ کو اچھی طرح جانتے تھے۔"انداز سادہ تھا۔

ملک کی رگوں میں خون کی گردش تیز ہوئی۔

"اور شاید تم بھی۔"اسے احساس بھی نہ ہوا کہ اسکی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔حمزہ نے چائے کا ایک کپ اسکے سامنے رکھا اور دوسرا دایان کے سامنے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور جا کر اپنی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"آف کورس۔"

"یہ تو اچھی بات ہے۔ہم سیٹلمینٹ کی طرف آ سکتے ہیں پھر۔"

"نہیں۔"اسنے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"جلد بازی مت کرو ینگ مین۔یہ تمہارے فائدے میں رہے گا۔"

"میں فائدے کے لیے یہ کیس ہر گز نہیں لڑ رہا ملک صباحت۔"اس نے اپنی ٹیک چھوڑی اور آگے کو ہو کر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں اس کیس سے صرف نقصان چاہتا ہوں۔"

ملک مسکرایا۔"اپنی چاہت کی تکمیل کا انتظار کرو پھر۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رکا۔اور مڑ کے دایان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم بلکل اپنے باپ کی طرح ہو۔وہ بھی ہمیشہ نقصان کا چناؤ کرتا تھا۔"اس نے مسکرا کر دایان کے مٹھی کو دیکھا جس پر رگیں ابھرنا شروع ہو گئی تھیں۔وہ مڑا،اسکے اسسٹنٹ نے دروازہ کھولا،اور اسنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے۔

"جب چائے پینی نہیں تھی تو مجھ کیوں چکر دلوایا کینٹین کا۔بد تہذیب آدمی۔"حمزہ نے چائے کا نچھوا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"وہ تمہیں ڈھکے چھپے الفاظ میں دھمکی دے کر گیا ہے۔"اسنے غور سے دایان کا چہرا دیکھا۔

"مجھے تو اسکی دھمکی صاف سنائی دی۔"وہ واپس کاغذات جوڑنے لگا۔اسکا ذہن سوچوں میں بٹ گیا تھا۔ملک کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ کیس نہیں چھوڑے گا اسکا مطلب اب وہ زاریہ کا رخ کرے گا۔زاریہ ایک مضبوط عورت ہے مگر پھر بھی اسکی بہت سی دکھتی رگیں ملک کے ہاتھ میں تھیں۔وہ اسے اسکے بھائی کے حوالے سے دھمکا سکتا ہے یا۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو اسکی سوچوں کا دھاگہ ٹوٹ گیا۔

وہ آہٹ سے پہچان گیا تھا کہ کون ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسنے مڑ کے اسے دیکھا۔وہ لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسکے عین سامنے آ کھڑی ہوئی۔

دایان نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے کچھ کھٹکا۔وہ کچھ کہنے آئی تھی۔

"مجھے اپنا کیس واپس چاہیے۔"اسنے گردن اکڑائی۔

"کیوں؟"وہ آرام سے پوچھتے ہوئے واپس اپنے کاغذ سمیٹنے لگا۔زاریہ نے ایک نظر اسکو دیکھو اور دوسری نظر اسکے کاغذ سیٹ کرتے ہاتھوں کو۔

"بس مجھے اپنی فائل واپس چاہیئے۔میں کسی اور وکیل کا بندوبست کرونگی۔"

دایان نے بھوئیں اٹھا کر چند لمحے اسے دیکھا۔

"بیٹھو۔"کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

زاریہ نے حمزہ کی طرف دیکھا تو اسنے اسکے لیے کرسی کھینچی۔

وہ چند لمحوں بعد کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"میں کل تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا۔میں تو جانتا بھی نہیں تھا کہ وہ گاڑی تمہاری ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں کیسے مان لوں کہ تم وہاں صرف کسی سے ملنے گئے تھے؟"اسکی آنکھوں میں شک تھا۔

دایان چند لمحیں خاموش رہا۔اسنے لمبی سانس لی۔

"تم نے کل مجھے بتایا کہ تمہارے ماں باپ کی قبر ہے اس علاقے میں۔تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ اس علاقے میں ایک بڑا سا محل نما گھر بھی ہے۔"

زاریہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ملک صباحت کا گھر۔تم اسکے گھر گئے تھے؟وہ تمہارا رشتہ دار ہے؟"وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"نہ ہی وہ میرا رشتہ دار ہے اور نہ ہی میں اسکے ساتھ کوئی ڈیل کرنے گیا تھا۔"اسنے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔زاریہ نے اپنی آنکھیں چرائیں۔وہ اسکی سوچ پڑھ گیا تھا۔

"جانتی ہو میرے مطابق اس دنیا میں دو اجنبی انسانوں کو آپس میں کیا چیز جوڑتی ہے؟"اسنے پیچھے کو ٹیک لگائی۔زاریہ چند لمحیں خاموش بیٹھی رہی۔

"محبت؟"حمزہ نے چائے کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دایان اور زاریہ نے بیک وقت اسکی طرف دیکھا تو چائے کا گھونٹ حلق میں جانے کی بجائے سانس کی نالی میں چلا گیا۔اسنے فوراً اپنی کونی منہ کے آگے کی اور دوسرا ہاتھ اٹھا کے دونوں سے معزرت کی۔

"مکافات!" دایان بولا تو زاریہ نے اچھنبے سے اسکی طرف دیکھا۔

"مکافات؟"

"ہاں ملک صباحت کا مکافات۔ہم دونوں کو اسی ایک چیز نے جوڑا ہے۔" اس نے زاریہ کی فائل لہرائی۔

"تم میرا کیس استعمال کر کے اپنا مقصد پورا کر رہے ہو؟"

"ہاں، کوئی اعتراض ہے؟"

وہ خاموش رہی۔کرسی کہ ہتھے پہ اسکی انگلیاں پیانوں بجا رہی تھیں۔

"کیا تمہیں اب بھی کیس واپس چاہیے؟" چند لمحے بعد اسنے خاموشی توڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔" زاریہ نے کندھے اچکائے۔اسے یقین آگیا تھا۔"تم میرے دشمن کے دشمن ہو۔"

دایان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔کچھ وقت کے بعد وہ کورٹ روم میں بیٹھی تھی۔نظریں سامنے کٹہرے میں کھڑے ملک پہ جمی تھیں۔

"آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ سلطان میرا بھائی تھا۔اس نے اور میں نے اپنی زندگیاں خرچ کر دیں اس بزنس کے لیئے کیے۔میرا بھائی چلا گیا۔اسکا بیٹا معزور ہو گیا۔تو سب مجھے ہی سنبھالنا تھا۔" وہ سامنے کھڑے دایان کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

"یہ جو سامنے بیٹھی ہیں۔" دایان نے بازو لمبا کر کے اسکی طرف اشارہ کیا۔

"انکی بیٹی ہیں اور یہ انکی پاور آف اٹارنی بھی تھیں۔تو یہ سب انکی ذمہ داری تھی۔آپ نے زحمت کیوں کی؟" وہ انتہائی سکون سے بولتا جج کے چیمبر تک گیا اور کاغذات پیش کیے۔

"مائی لورڈ یہ زاریہ سلطان کے پاور آف اٹارنی ہونے کا ثبوت ہے۔اور دوسرے کاغذ پہ نظر ڈورائی جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سلطان ابراہیم نے اپنے بزنس کا ہیڈ آفس،اور دوسری تمام برانچز زاریہ سلطان ابراہیم کے نام کی ہیں۔"

جج اپنا چشمہ درست کرتے غور سے کاغذات کا جائزہ لے رہا تھا۔

ملک کے ہونٹوں پہ ایک زہریلی مسکراہٹ رینگی۔

دفع کی کرسیوں پہ بیٹھے فیروز نے ایک نظر مڑ کے دوسری طرف بیٹھی زاریہ کو دیکھا۔پھر اپنی فائل سے ایک کاغذ نکال کر اپنے وکیل کو پکڑایا۔وہ کاغذ پکڑتے ہی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Clubb of Quality Content

"مائی لورڈ سلطان ابراہیم کے ہی دستخط شدہ اس کاغذ کو دیکھا جائے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ مرحوم سلطان ابراہیم نے ہی اپنے خاندان کی اکلوتی وارث زاریہ سلطان کے کسی بھی ذہنی یا طبّی بیماری کے شکار ہو جانے کی بناپر سب کچھ میرے کلائنٹ ملک صباحت کی حفاظت میں دیا ہے۔"

زاریہ کے ماتھے پر لکیریں ابھریں۔ملک فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

دایان نے مڑ کر اس وکیل کو دیکھا۔

"ذہنی یاں طبّی بیماری کا شکار ہونے پر عدیل صاحب۔ وہ آپ کے سامنے بیٹھی ہیں کوئی طبّی بیماری نہیں ہے انہیں۔ اور اگر آپ کو یاد ہو تو وہ کچھ عرصہ قبل ہماری ایک ہونہار اور کمپیہ ٹیٹیو کولیگ تھیں۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"پھر آپ کو اپنے کلائینٹ کی مکمل انفارمیشن لینی چاہئے تھی۔" عدیل نے طنز کیا اور پھر چند قدم چلتا ہوا آگے آیا۔ اور مڑ کے زاریہ کی طرف دیکھا۔

"میں انہیں کٹھرے میں بلانا چاہوں گا۔" جج نے سر کے خم سے اشارہ کیا۔

زاریہ اپنی کرسی سے اٹھی اور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ اڑستی کٹھرے میں جا کھڑی ہوئی۔

"کیسی ہیں آپ؟" وہ خوشدلی سے مخاطب ہوا۔

"الحمدللہ۔" عدیل مڑا اور جج سے مخاطب ہوا۔

"یوراوہنر زاریہ سلطان اپنے والدین کے قتل اور بھائی کی معزوری کے بعد ڈپریشن کا شکار ہو گئی تھیں۔ انہوں نے اس سے نکلنے کے لیے کافی سیشنز لیے۔ انہیں ہیلو سینیشنز ہونے لگیں

جن کی وجہ سے یہ اینٹی ڈپریسنٹ لیتی ہیں۔اور مزید یہ کہ یہ سوسائیڈل بھی ہوتی گئیں اور انہیں پر سکون کرنے کے لیے انہیں انجکشنز بھی دیے جاتے رہے۔"

اسنے اسکی میڈیکل رپورٹ، سیشنز کی متعین تاریخیں جج کو پیش کیں۔

زاریہ نے دایان کی طرف دیکھا۔وہ پر سکون سا کھڑا تھا۔اس نے صفائی پیش نہیں کی۔

"کیا یہ سچ نہیں مس زاریہ؟"وہ اسکے کٹھرے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

دایان نے اسے ہلکا سا اشارہ کیا کہ ہاں بولو۔

زاریہ نے دایان سے نظریں ہٹا کر عدیل کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں کبھی بھی سوسائیڈل نہیں تھی۔"حتمی لہجے میں جواب دیا۔

"باقی سب سچ ہے؟"

"کچھ حد تک۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔"یہ زاریہ سلطان کی طرف سے خریدی گئی ادویات کی لسٹ ہے۔اور اس میں جو انکی لاسٹ پر چیز ہے وہ دو ہفتے پہلے کی ہے۔"اس نے دایان کی طرف دیکھتے ہوئے کاغذ لہرایا۔

"اسکا مطلب ہے کہ زاریہ سلطان ابھی تک اس ذہنی بیماری سے رکور نہیں کر پائیں۔

تو میں معزز عدالت سے پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کے کندھوں پر اتنی بڑی ذمہ داری کیسے ڈالی جاسکتی ہے جو مینٹلی سٹیبل نہ ہو؟"

"میں مینٹلی سٹیبل ہوں۔"اسنے زور دے کر کہا۔

"آپ کا بہت شکریہ مس زاریہ۔آپ واپس جاسکتی ہیں۔"

وہ ہونٹ بھینچے واپس کرسی پہ جا بیٹھی۔ایک قہر آلود نظر سکون سے کھڑے دایان پہ ڈالی اور چہرا موڑ لیا۔

جج نے ایک نظر زاریہ کو دیکھا۔اور دوسری نظر ملک کو،وہ مطمئن سا کھڑا تھا۔

دایان اپنے ٹیبل کی طرف آیا۔آرام سے فائل کھولی۔سب خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔وہ اپنے چہرے پہ مسکراہٹ اور ہاتھ میں ایک کاغذ لیے مڑا۔

زاریہ نے پہلی دفعہ اسے یوں کھل کے مسکراتے دیکھا تھا۔

"لگتا ہے عدیل صاحب نے اپنے کلائنٹ کے بارے میں مکمل انفارمیشن نہیں لی۔"

"یوراونر یہ ایک تصویر ہے اور تصویر میں موجود شخص ملک صباحت۔"اس نے ایک تصویر جج کے ٹیبل پہ رکھی۔دوسری تصویر دوانگلیوں سے عدیل کو پکڑائی۔

"یہ ایک کلب میں بیٹھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔اور یہ اس کلب کے باقاعدہ ممبر ہیں۔اور پچھلے ہفتے کی بات ہے کہ شراب اور ڈرگز کی اوورڈوز کی وجہ سے انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا۔
"

ناولز کلب
Club of Quality Content

ملک کے چہرے پہ کئی رنگ آکر گزرے۔پیچھے کرسیوں پہ بیٹھا فیروزاک دم آگے کو ہوا۔

"یہ رہی انکی ہسپتال میں قیام کی تفصیلات۔اب جو شخص اس قدر نشا کر کے ہسپتال میں داخل ہو جائے تو اسکا ایک ہی مطلب ہے۔"وہ ملک کے سامنے آکھڑا ہوا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی۔

"کہ وہ شخص مینٹلی سٹیبل نہیں ہے۔اب میں معزز عدالت سے پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کے کندھے پر اتنی بڑی ذمہ داری کیسے ڈالی جا سکتے ہے؟"

زاریہ کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔اسے کافی عرصے بعد مسرت ہوئی تھی۔سکون ملا تھا۔

"یہ پہلی بار ہوا تھا۔"ملک نے صفائی پیش کی۔

"مجھے آپ سے اور کچھ نہیں پوچھنا۔"وہ ایک حتمی نگاہ اس پہ ڈالتا مڑا اور زاریہ کے ساتھ والی کرسی پہ آ کے بیٹھ گیا۔

اب عدیل جج کو صفائی پیش کر رہا تھا۔

"اسلیے چپ کر کے کھڑے تھے۔"

دایان مسکرایا۔"تم اشارے نہیں سمجھتی ؟"

"سمجھ گئی تھی۔"

"پھر؟"

"میں سوسائیڈل نہیں تھی کبھی۔یہ جھوٹ تھا۔میں خود پر کبھی جھوٹ برداشت نہیں کرتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جانتاہوں،اسکاٹف ٹائم شروع ہو گیا ہے۔"اس نے ملک کی طرف اشارہ کیا۔

"آخرکار۔"زاریہ نے ملک کو دیکھا تو اسکی نظر فیروز سے ٹکرائی۔وہ عجیب نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔اسکی نظر بہت عجیب تھی،انکمفرٹیبل کر دینے والی۔

پھر اس نے چہرا موڑ لیا۔کن اکھیوں سے وہ دیکھ سکتی تھی کہ وہ ابھی بھی انہیں ہی دیکھ رہا ہے ۔وہ خاموشی سے باقی کاروائی دیکھتی رہی،اس کی نظریں مسلسل محسوس کرتے ہوئے۔

دوپہر کو جب وہ گھر واپس آئی تو کوثر آپا پریشان سی اسکی طرف دیکھ رہی تھیں۔

زاریہ نے انکے رویے کو نوٹ کیا تو ان سے پوچھا۔انہوں نے ٹی وی کا ریموٹ اسکی طرف بڑھا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے ناسمجھی سے ٹی وی آن کیا۔نیوز چینل پہ اس وقت کوئی ٹاک شو لگا تھا۔لیکن اسکے نیچے چلتی ہوئی ہیڈلائن اس نے پڑھ لی۔وہ روحان کی گمشدگی سے متعلق تھی۔اسنے چپ چاپ ٹی وی بند کر دیا۔

....

"گاڑی تھوڑی تیز چلاؤ میں آگے ہی لیٹ ہو گئی ہوں۔"مہرین پیسنجر سیٹ پہ بیٹھی تھی۔

"آگلی گاڑی میں کریش کر دوں کیا؟"دائم نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

"اور مجھے ابھی حمزہ کو بھی لینا ہے۔"

"تم اور تمہارا وہ بونگا دوست۔"

"اور میری بونگی کزن۔"وہ مسکرایا۔"ڈیڈ، پھوپھو کا پوچھ رہے تھے۔وہ کب آئیں گی مہر؟"

"پتا نہیں، وہ اپنا آنا مؤخر کر دیتی ہیں۔"وہ کھڑکی سے باہر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی۔"اب میں انہیں آنے کا نہیں کہوں گی۔"

"کیوں؟"

"انہیں گاؤں میں سب کے ساتھ رہنا پسند ہے۔وہ چاہتی ہیں کہ میں بھی ادھر ہی آجاؤں۔"

"تم جاؤ گی؟"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کیوں؟"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی دائم نے گاڑی روکی۔ حمزہ پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے بیٹھا۔

"اوہ مس مہرین کیسی ہیں آپ؟ آپ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہیں؟"

"نہیں، میڈم کی فرنڈ نے کوکنگ بک پبلش کی ہے۔ اسکی طرف جا رہی ہیں۔" دائم نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا۔ مہرین نے غصیلی نگاہ اس پہ ڈالی اور پھر پیچھے ہنستے ہوئے اس گھنگریالے بالوں والے پر۔

"کوکنگ بک؟ یہ صحیح ہے کوئی اور کام نہیں ملا تو کوکنگ بک لکھ دو۔"

"کام تو لگتا ہے آپ کو بھی نہیں ملتا۔" وہ پیچھے کی طرف گھوم کر بولی۔

حمزہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ "ملا تھا ایک کیس پچھلے مہینے۔ زمین کا تنازعہ تھا۔ بے وقوف نے مخالف پارٹی کے ساتھ ڈیل کر لی۔"

Clubb of Quality Content

"اس کی پھر ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔"

"وہ کیا؟"اسنے ابرو اٹھایا۔

"آپ کیس لٹکا رہے ہوں گے۔ذیادہ پیسے ہتھیانے کے لیے۔"آخری جملہ مسکراہٹ کے ساتھ ادا کیا۔

حمزہ چند لمحے لاجواب سا اسے دیکھتا رہا پھر اسنے کندھے اچکائے۔

"اور میں کیا کرتا؟"

وہ تسلی سے واپس گھوم کر بیٹھ گئی۔دائم نے محظوظ ہوتے ہوئے بیک ویو مرر میں دیکھا۔

"ہنسومت تمہاری کزن بہت سمارٹ ہیں۔میں ایمپریس ہوا ہوں۔ایسے بننے کے لیے کی کرنا پڑے گا؟"

"پلاسٹک سرجری۔"

"آئے ہائے! میں کیوں کراؤں پلاسٹک سرجری اتنے خوبصورت چہرے کی؟میری امی کہتی ہیں کہ میں چاند جیسا ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

مہرین نے گردن موڑ کے پچھلی سیٹ پہ بیٹھے چاند کو دیکھا۔

"ماؤں کو اپنے بچے پیارے ہی لگتے ہیں۔"

"آپ مجھ سے جل رہی ہیں؟" وہ شاکی انداز میں گویا ہوا۔

"میرے بلا سے جلو تم اور تمہارے دوست۔" وہ غصے سے کہتی دروازہ کھول کر باہر نکلی اور پھر زور سے بند کیا۔ دائم نے غصے سے ہارن بجایا جسے وہ بغیر سنے آگے بڑھ گئی۔۔

"بہت سڑیل ہے تمہاری کزن، توبہ۔" وہ کانو کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"اپنے ماموں پہ گئی ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حمزہ پچھلی سیٹ سے اتر کر اگلے سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

"ویسے اسکی زبان بہت کالی ہے۔ اپنا صدقہ اتار لینا۔"

"ایسا کیو کہہ رہے ہو؟

"جب میں چھوٹا تھا تو ایک دفعہ پاکستان آیا تھا۔ میرے دادا نے مجھے ایک مرغی گفٹ کی اور ساتھ اسکا انڈہ۔ میں انڈے کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اسنے مجھ سے وہ انڈہ مانگا تو میں نے انکار

کر دیا کہ میں اس میں سے چوزہ نکلتے دیکھنا چاہتا ہوں۔اس نے مجھے کہا کہ میں کبھی چوزہ نہیں دیکھ پاؤں گا۔"

"تو؟"

"میرے دادا دو دن بعد وہ انڈہ ابال کر کھا گئے۔"اس کے لہجے میں افسوس تھا۔

حمزہ اسکی طرف مڑا۔

"تمہاری مرغی نے دوبارہ انڈہ دینے کی زحمت نہیں کی؟"

دائم نے پھر سر نفی میں ہلایا۔

"دو دن بعد دادا مرغی پکا کر کھا گئے۔"

حمزہ واپس سیدھا ہو گیا۔اس دلخراش کہانی نے اسکا دماغ چاٹ لیا تھا۔

"تمہیں چھوڑ دیا تمہارے دادا نے؟"وہ بڑبڑایا۔

"کیا کہا؟"

"کچھ نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اینی ویز، اک گڈ نیوز ہے میرے پاس۔ جس نیٹورک کے پیچھے میں تھا اسکا ایک سرا ملک صباحت سے ملتا ہے۔" وہ پرجوش تھا۔

"تمہارے بھائی کو پتا ہے اس سب کے بارے میں؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں یہ سارے ثبوت جب ان کو دوں گا تو انہیں پتا چل جائے گا۔"

حمزہ نے سامنے دیکھتے ہوئے سر ہلا دیا۔ "تمہارے پچھلے سال کا ادھورا کام پورا ہو جائے گا۔"

"یہ تمہاری ہیلپ کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ تم اگر زاریہ کے ساتھ نہ جوڑتے تو میں کبھی بھائی کا پزل سولو نہ کر پاتا۔" دائم نے اسکا کندھا تھپک کر شکریہ ادا کیا۔

حمزہ نے مسکراتے ہوئے سر جھکایا۔

"چلو پھر کافی پلاؤ۔"

اس نے بڑبڑاتے ہوئے چابی گھمائی اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

....

Clubb of Quality Content

ملک صباحت اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔اپنی مٹھی کرسی کے ہتھے پہ جمائے۔وہ آنکھیں بند کیے تکلیف میں مبتلا تھا۔اسے شدت سے طلب ہورہی تھی۔کسی ڈرگ کی،کسی بھی چیز کی جو اسے حقیقت سے آنکھیں چرانے میں مدد کرے۔

فیروز کھڑکی کے ساتھ صوفے پہ بیٹھا تھا۔اسکارنگ پیلا پڑھ رہا تھا۔

(وہ آدمی میری بلیک ہیل کے نیچے ہے جو خود کو مٹی کر دیتا ہے۔)اس کے کانوں میں ایک نسوانی آواز گونجی۔

اس نے آنکھیں بند کیں۔اس کے ساتھ وہ مسکراتا ہوا دایان اسکی آنکھوں کے سامنے نمودار ہوا۔اس نے اسے پہلے کبھی یوں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

انٹر کام بجا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولدیں۔ملک یوں ہی آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔فیروز اٹھا اور انٹر کام کان سے لگایا۔

Clubb of Quality Content

"ایک منٹ رکو ماریہ میں ابھی بتاتا ہوں ڈیڈ! ڈیڈ!" اس نے ملک کو جھنجھوڑا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔

"ڈیڈ وہ گل خان آرہا ہے۔ لفٹ میں ہے ابھی۔"

"آنے دو۔" فیروز نے حیرانی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا "آنے دوں؟"

ملک نے سر ہلایا۔

"آنے دو ماریہ۔ اچھے سے تلاشی لے کر بھیجنا۔"

اس نے انٹر کام رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈیڈ آپ کیوں اسکو اندر آنے دے رہے ہیں؟"

اسنے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا کہا۔ تین منٹ کے بعد دروازہ زور سے کھلا۔

گلخان اندر داخل ہوا تو ملک چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اسکے سامنے بیٹھا تھا۔

اور فیروز اپنے صوفے پہ واپس بیٹھ چکا تھا۔

"آج کیا کھینچ لایا تمہیں یہاں گلخان؟"

گل خان اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے اگے بڑھا۔

"تم نے مجھے استعمال کیا۔"

"میں نے تمہیں اپنے دوست کی بھلائی کے لیے استعمال کیا۔"

"تم نے جال بچھایا میرے لیے، روحان کے کے لیے، سلطان ابراہیم کے لیے۔" آگے بڑھتے ہوئے اسکا ہاتھ پیچھے کی طرف گیا اور پھر اس کے ہاتھ میں ایک پستول نمودار ہوئی۔ زہر آلود گولیوں والی پستول۔ فیروز چوکنا سا ہو کہ بیٹھا۔ ملک کی نظریں اسکی پستول پہ گئیں۔

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"روحان کہاں ہے؟"

"تمہیں روحان چاہیے؟"

"صرف وہ نہیں، مجھے بہت سے حساب چکتا کرنے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم پٹھان بڑے جذباتی ہوتے ہو اور وفادار بھی۔ تمہیں تمہاری وفاداری یہاں کھینچ لائی ہے۔ تمہاری وفاداری اور تمہاری موت۔" دروازکھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔اس نے اپنا چہرا کالے کپڑے سے لپیٹ رکھا تھا۔

وہ ہرن کی سی پھرتی سے آگے بڑھا اور گلخان کو اس طرح سے دبوچا کہ اسکے ہاتھ سے پستول دور جا گری۔اس سے پہلے کہ وہ خود کو بچاتا یا سنبھلتا کوئی نوکیلی چیز اسکی گردن میں آلگی۔

"لانگ ٹائم گلخان۔" اس کے سامنے کا منظر کافی دھندلا ہو گیا، سر بہت بھاری لگنے لگا تھا۔ لیکن جو آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔وہ اس آواز کو بھول بھی کیسے سکتا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

لیکن وہ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ وہ اس طرح واپس آیا تھا۔اتنی بھیانک واپسی! اور پھر گل خان کی آنکھیں بند ہو گئیں۔وہ زمین پہ گرتا گیا۔

"وہ مر گیا!" فیروز بے یقین سا صوفے سے اٹھا۔

"نہیں مرا نہیں ہے۔یہ یہاں نہیں مرے گا۔" اسکی تنفر سے بھری ہوئی آواز گونجی۔ملک مسکرایا۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے ایک پرانے ساتھی کی یاد آتی ہے۔آہ نعمان! اسکے علاوہ تم وہ دوسرے شخص ہو جو اس طرح کی ذہنیت کے حامل ہو۔اسی لیے میں تمہیں اکثر نعمان کہتا ہوں۔"

"اچھا؟ مجھے تو لگا تھا کہ مجھے دیکھ کر تمہیں اپنے کسی اور قریبی دوست کی یاد آتی ہو گی۔"اسکا لہجہ طنزیہ ہوا۔

ملک یوں ہی مسکراتا رہا۔"تم نے اس بے چارے داؤد کو کیوں مارا؟"

"میرا دل کیا میں نے مار دیا۔"اسنے کندھے اچکائے۔

"اور روحان؟"اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"اسکو بھی مار دیا۔"

"تو یہ بات اسکی بہن کو بتا دینی چاہیئے۔"

"نہیں۔"اس نے ہاتھ اٹھا کہ اشارہ کیا۔"اسے اپنے بھائی کی لاش ڈھونڈنے دو۔"

"کیا اسے اسکی لاش ملے گی؟"اس نے ابرو اچکائے۔

Clubb of Quality Content

"نہیں۔"

"سچ سچ تمہیں انسانوں کو مارتے ہوئے ترس نہیں آتا نعمان؟" اسنے اسے نعمان کہہ کر پکارا۔

وہ گلخان کو باندھ رہا تھا جب اسنے سر اٹھا کے دیکھا۔

"تمہیں پتا ہے اس دنیا میں سب سے قیمتی کیا ہے؟" اس نے ملک سے سوال پوچھا۔

"کیا؟"

"انسان۔"

وہ اسکے جواب پہ طنزیہ مسکرایا۔ "اچھا تو پھر سب سے ارزاں کیا ہے؟"

"اسکی جان۔" اسنے کندھے اچکائے۔ فیروز خاموشی سے اسکے ہیبت ناک چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ کبھی وہ چہرا بہت خوبصورت ہوا کرتا تھا۔

"پھر تمہیں ایک اور جان لینی ہے۔" وہ فیروز کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ فیروز نے بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا۔ اسکا سر خود بخود نفی میں ہلا۔

ملک نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے کو دیکھا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں زاریہ کی جان لینی ہے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور فیروز کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ نہیں مانی؟ اوہو، تبھی میں کہوں کہ تمہارے چہرے پہ دھتکار کیوں ہے۔"

فیروز کی گردن میں گلٹی ڈوب کر ابھری۔

"اچھا میں جا رہا ہوں۔ ایمر جنسی ایگزیٹ سے سی سی ٹی وی سنبھال لینا۔ جب اسکو پتہ چلے گا کہ اسکا لالہ گم ہو گیا ہے تو وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈنے آئی گی۔"

ملک نے سر ہلا دیا۔ وہ وہاں سے چلا گیا پر اپنی نہوست چھوڑ گیا۔

فیروز ملامتی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا پر وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا زاریہ کی طرف سے اسکا کام پورا ہوا اب دایان کی باری تھی۔

....

زاریہ نے لائبریری کا دروازہ کھولا۔وہ اندھیرے میں ڈوبی تھی۔اس نے پرسوں صبح انہیں دیکھا تھااور اسکے بعد لالہ سے اسکا سامنا نہیں ہوا تھا۔

"کوثر آپا لالہ کو دیکھا؟" وہ لائبریری کا دروازہ بند کر کے مڑی۔

"نہیں تو،وہ ارشد کہہ رہا تھا کہ وہ پرسوں دوپہر کو گیا تھا۔پھر نہیں آیا۔" وہ راہداری میں پڑے اینٹیک جار کو صاف کر رہی تھیں۔

"پھر نہیں آیا؟"اس نے اچھنبے سے بھونیں اکھٹی کیں۔

"اچھا آپا آس کے اندر باہر سے تازہ پھول رکھوائیں۔راہداری عجیب سی لگ رہی ہے۔" وہ کہتی سیڑھیاں اترنے لگی۔وہ سیدھا لاان کے کونے میں گئی۔وہاں سرونٹ کوارٹر تھا۔لالہ ادھر ہی رہا کرتے تھے۔وہ جالی دار دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئی۔انکا سامان گنتی کا تھا۔ اسنے ان کی الماری چیک نہیں کی۔اسے مناسب نہیں لگا۔وہ کوارٹر سے نکل کر ارشد کے پاس چلی آئی۔

"لالہ کوئی بیگ وغیرہ لے کر گئے تھے ساتھ؟"

"نہیں بی بی۔"

"پھر کہاں گئے ؟" وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولی۔

"بی بی آپ نے اسے فون کیا؟"

اس نے جواباً سر ہلایا۔

"میں بھی کروں ؟"

"ان کا موبائل بند ہے۔" وہ اپنے فون پہ نمبرز سکرول کرتے ہوئے بولی۔ شاید لالہ کا ایک دوسرا نمبر بھی تھا۔ شاید گاؤں کے گھر کا۔

پانچ منٹ بعد وہ پریشان سی اپنے کمرے کی بالکونی میں بیٹھی تھی۔ اسکی ابھی گلجان کے گھر بات ہوئی تھی وہ گاؤں میں بھی نہیں تھا۔

کسی نے دروازہ دستک دے کے کھولا۔

"میں کھانا نہیں کھاؤں گی کوثر آپا۔" وہ پیچھے مڑے بنا بولی۔

"زاریہ بیٹا وہ نیچے لڑکا آیا ہے نیلی آنکھوں والا۔ آپ سے ملنے کو کہہ رہا ہے۔"

"دائم ! میں آرہی ہوں نیچے۔"

نولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جب نیچے آئی تو دائم کافی کا کپ سائڈ پہ رکھتا کھڑا ہوا۔

اسنے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گئی۔"زاریہ وہ پرندہ توڑ کر دیکھا میں نے کچھ بھی نہیں ہے اندر۔اور یہ فائل چیک کریں۔"

"اس سے یہ بھی پروو ہو گا کہ ملک صباحت نے ہی آپ کے بھائی کو ٹریپ کیا۔اسنے سلطان سر کے بزنس کو پلیٹ فارم بنایا اور اپنے کو نیکشن کو بڑا کیا۔پھر روحان کو شیلڈ کی طرح استعمال کرتا رہا، پھر اسنے۔"

وہ اپنے پوروں پہ گن گن کر پزل جوڑ رہا تھا۔"گلخان کا استعمال کر کے آپ کے ڈیڈ تک یہ بات پہنچائی۔اور اس نے روحان کو کڈنیپ کر کے آپ کے ڈیڈ سے پیپرز سائن کروائے۔اسکو وہ پیپرز آج تک نہیں ملے سوائے آپ کے بیمار ہو جانے کی صورت میں اسکی سربراہی والے ڈاکیومنٹ کے۔پھر اسے موقع مل گیا۔اپنے پلیٹ فارم کو کھل کے استعمال کرنے کا سلطان سر کی ڈیتھ کی وجہ سے۔لیکن زاریہ۔اگر اس نے مرڈر پلین کیا تھا تو پھر اس نے وہ پیپرز پہلے ساین کیوں کروائے؟"

زاریہ اسکی دی ہوئی فائل پر نظر دوڑا رہی تھی جب اس نے اسکے سوال پہ سر اٹھایا۔

"ہو سکتا ہے مرڈر چینج آف پلین ہو یا اسکا پلین ہی نہ ہو۔"

"قتل قتل ہوتا ہے دائم۔" زاریہ زور دے کر بولی۔ اسے یہ بات ناگوار گزری تھی۔

"کسی کو غلطی سے شوٹ نہیں کیا جاتا۔ اگر ایک انسان کو گولی لگی ہوتی تو میں مانتی۔ دو لوگوں کو غلطی سے گولیاں نہیں ماری جا سکتیں۔" اسکا لہجہ فیصلہ کن تھا۔

دائم نے اپنی زبان کو بریک لگائی۔

وہ فائل بند کرنے لگی تھی کہ اسے ایک تصویر نظر آئی۔ اسکے دماغ میں اچھنبا سا ہوا۔

"یہ کون ہیں؟" اسنے سر اٹھایا۔

دائم کے گلے میں کچھ اٹکا۔ "یہ دستگیر جہان ہیں۔ وہ ایک انٹیلیجنس آفیسر تھے۔ انہوں نے ہی اس سمگلینگ نیٹورک کا پتہ لگایا تھا اور یہ رپورٹ تیار کی تھی۔ انکی ایکسیڈینٹل ڈیتھ کے بعد یہ کیس بند ہو گیا۔"

زاریہ نے اس تصویر کو فائل سے نکالا۔ "یہ چہرا جانا پہچانا ہے۔ یہ آنکھیں میں نے دوسری بار دیکھی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پہلی بار کب دیکھیں؟"اس نے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسا کر غور سے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دایان کی ایسی آنکھیں ہیں، دایان۔"اسنے حیرت سے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا۔"دایان دستگیر کی ہیں ایسی آنکھیں!"

دائم نے سر سنجیدگی سے اثبات میں ہلایا۔"میرا بھائی اور انکا بیٹا، آپکا وکیل۔"

"وہ ملک کو پہلے سے جانتا تھا یہ اسنے مجھے بتایا تھا۔ کیا بابا کو بھی جانتا تھا؟"

"جی۔"

"اور مجھے؟"

"جب آپ انکے پاس ایک کیس لے کر آئیں انہوں نے تب آپ کو پہچانا۔"

"اور تم اپنے بھائی کی وجہ سے یہ کیس سولو کر رہے ہو؟"زاریہ نے رپورٹ بند کر کے سائڈ پہ رکھی۔اور اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ان کا کیس سولو کرتے کرتے میں آپ تک پہنچا۔اور آپکا کیس سولو کرتے کرتے انکے کیس کے اینڈ تک پہنچ گیا۔"

"اسکے باپ کا قتل ہوا تھا؟"

"ایسا انکا کہنا ہے۔"

کوثر آپا اندر آئیں۔انکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اور ساتھ مٹی کا پرندہ بھی۔

"یہ گیٹ کے باہر گملے میں پڑا تھا۔"انہوں نے پرندہ اسکی طرف بڑھایا۔"اور یہ کوئی گیٹ میں پھنسا کر گیا ہے۔ارشد دو منٹ کے لیے مجھے کپ واپس کرنے آیا تھ تب۔"

زاریہ نے وہ کاغذ پکڑا۔اس پہ یک ایڈریس لکھا تھا۔اس نے پریشان ہو کر دائم کی طرف دیکھا ۔

"کیا ہے؟"

"یہ لالہ کی دکان کا ایڈریس ہے۔"

"کوئی یہ ایڈریس کیوں پھینک کہ جائے گا زاریہ؟"

وہ خاموش رہی۔

"کوئی آپ کو ادھر بلا رہا ہے۔"

زاریہ نے اثبات میں سر ہلایا۔"لالہ شاید مجھے ادھر بلا رہے ہیں۔"

"پھر آپکو اکیلے نہیں جانا چاہیئے۔آپ کل جائیں گی یا آج؟"اسے گلخان پہ شک تھا۔

"ابھی!"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

چالیس منٹ کے بعد وہ اس دکان کے باہر کھڑے تھے۔شام ہونے والی تھی۔دکان کا شٹر نیچے تھا اور اس پہ تالہ لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہی ہے دکان؟"وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تالہ پکڑ کے دیکھ رہا تھا۔

"ایڈریس بھی یہی ہے۔"

"پھر تالہ کیوں لگا ہوا ہے؟"وہ اپنے ہاتھ جھارتا کھڑا ہوا۔تالہ پرانا تھا اس کے ہاتھوں پہ زنگ لگ گیا تھا۔

"توڑ دو۔"زاریہ نے حل پیش کیا۔

"ہاتھوں سے؟"

"آس پاس کسی سے آری کوئی ہتھوڑی کچھ بھی لاؤ۔"وہ زچ ہوئی۔

"ابھی لایا۔"وہ کہتا روڈ کی طرف بڑھ گیا۔سڑک کی دوسری طرف بھی دکانیں تھیں۔

زاریہ ادھر ہی کھڑی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی رہی۔لالہ کہاں ہوں گے؟

پانچ منٹ بعد وہ ایک لڑکے کے ساتھ سڑک پار کر کے ادھر آیا۔لڑکے کے ہاتھ میں آری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تالا توڑنا ہے۔"اسنے لڑکے کو اشارے سے بتایا۔

"آری سے تو تالا کاٹتے ہیں۔"لڑکا گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا۔

"زیادہ بولو مت۔"زاریہ کی طرف مڑا۔"یہ بڑا لالچی ہے پہلے منع کر رہا تھا۔میں نے پیسے دیے تو اپنے مالک سے چھپ کر آگیا۔"

لڑکے نے ایک نظر مڑ کے غصے سے اسے دیکھا۔

"جلدی کرو۔"زاریہ نے اس سے کہا تو وہ تالہ کاٹنے لگا۔کچھ منٹ بعد وہ تالا کاٹ کر کھڑا ہوا۔

"شٹر اٹھادوں؟"اس نے دائم سے پوچھا۔

"وہ میں خود اٹھالوں گا۔تم جاؤ یہاں سے۔"وہ کچھ بڑبڑاتا وہاں سے چلا گیا۔

اس نے زاریہ کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کے شٹر اٹھایا۔

دکان میں اندھیرا تھا۔لیکن ایک عجیب سی بو ان کے نتھوں سے ٹکرائی۔

زاریہ نے بے اختیار گلے میں باندھا سرخ مفلر ناک تک چڑھایا۔اور دائم منہ پہ بازو رکھتا آگے بڑھا۔

"اوہوں۔کتنی عجیب سمیل ہے۔گلخان دکان صاف نہیں کرتا تھا کیا؟"منہ پہ بازو رکھنے کی وجہ سے اس کی آواز گھٹ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر روشنی اتنی زیادہ نہیں تھی کہ اندر کا منظر واضح نظر آتا۔زاریہ کو بس اتنا پتہ چل رہا تھا کہ کمرے کے درمیان میں ایک کرسی پڑی ہے جس پہ کوئی بیٹھا ہے۔

دائم پیچھے سوئچ بورڈ کا ہر سوئچ باری باری آن کر رہا تھا۔لائٹ والا پتہ نہیں کونسا تھا۔

"روحان؟!" زاریہ نے نیم اندھیرے میں ہی آگے بڑھتے ہوئے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔

اسکا دل زوروں سے ڈھڑک رہا تھا۔اللہ نہ کرے وہ کوئی ایسا منظر دیکھے۔ دائم نے ایک اور سوئچ آن کیا تو لائٹ چل گئی۔

زاریہ کے قدم ادھر ہی زنجیر ہو گئے۔دائم مڑا تو وہ بھی ادھر ہی بت بن گیا۔اسکا بازو پہلو میں آگرا۔اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

زاریہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن اسکی آواز گھٹ گئی۔اسے لگا کہ اسکے قدم زمین میں دھنستے جا رہے ہیں۔وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ایک دفع پھر سے سماعتیں بند ہو گئی تھی۔

وہ دو لاشیں پھر سے اسکے سامنے آ گئیں۔بابا کی لاش، ماما کا بے جان وجود،اس نے اپنا مفلر نوچ کر اتارا اور پھر اس نے سانس لینے کی کوشش کی۔لیکن اسے سانس نہیں آیا۔کسی نے اسکی سانس کی نالی پہ پیر رکھ دیا تھا۔

"لالہ!" اسکی ایک دلخراش چیخ نکلی۔

(جاری ہے)

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری
شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: